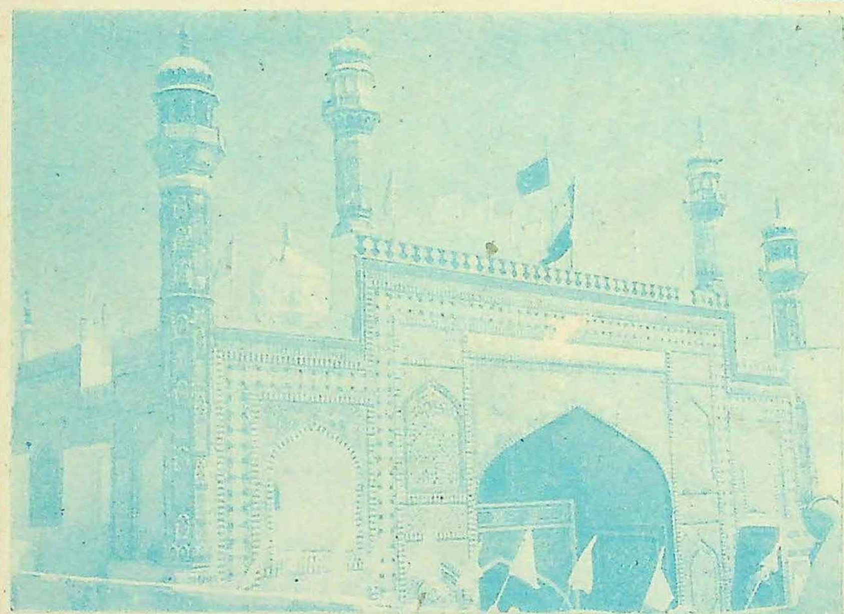
معاشرتی علوم

ضلع دادو

تیسری جماعت کے لیے





سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو سندھ

معاشرتی عُلوم

(ضِلع دادُو)

تیسری جماعت کے لیے



برائے: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو سندھ

ناشر: اُردو اکیڈمی سندھ محمد علی جناح روڈ کراچی

○◯○

تیار کردہ : سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جام شورو
منظور شدہ : محکمۂ تعلیم حکومت سندھ بطور واحد درسی کتاب
برائے مدارس ضلع دادو

○◯○

مُصنّف
لال بخش کھوکھر

نظر ثانی
قائم الدین بلال

○◯○

مطبوعہ :

فہرست مضامین

نقشہ پاکستان

انتظامی

صوبائی حدود

علامات	
دریا	صوبہ سندھ
ملکی حدود	صوبہ پنجاب
دارالحکومت	صوبہ سرحد
صوبہ کا صدر مقام	صوبہ بلوچستان
	کشمیر

چین

افغانستان

ایران

بھارت

صوبہ سرحد

پشاور

اسلام آباد

صوبہ پنجاب

لاہور

صوبہ بلوچستان

کوئٹہ

صوبہ سندھ

کراچی

بحیرۂ عرب

شمال

مغرب

مشرق

جنوب

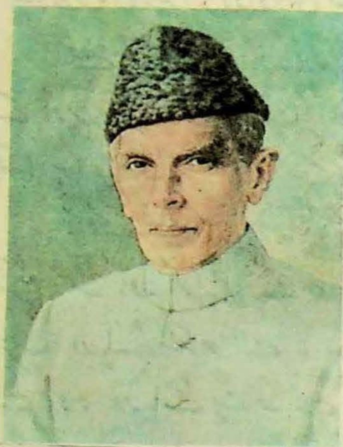
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

پہلا باب

ہمارا وَطن

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو ہمارا پیارا وطن پاکستان قائم ہُوا۔ ہمارے وطن کے بانی قائداعظم محمد علی جناحؒ تھے۔

ہمارا وَطن سَرسبز وشاداب ہے۔ اِس کے دَریا اور وَادیاں خُوب صُورت اور دِلکش ہیں۔ ہمارے وَطن کے لوگ محنتی اور جفاکش ہیں۔ غَلّہ اُگانا، کارخانوں میں کام کرنا اور عِلم حاصِل کرنا ہمارے مَشاغِل ہیں۔



ہمارے پیارے وَطن پاکستان کے چَار صُوبے ہیں۔

۱۔ سِندھ۔ ۲۔ پنجاب۔ ۳۔ سَرحد اور ۴۔ بلوچستان۔

ہر صُوبہ اِنتظامی لحاظ سے ڈویژنوں ضِلعوں اور تحصیلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

ہمارا ضِلع حیدرآباد ڈویژن میں ہے۔

ہمارے پیارے وطن پاکستان کے بیچ سے دَریائے سِندھ بَہتا ہے۔ اِس دَریا کے پانی سے ہمارا پورا مُلک سَرسبز و شاداب ہے۔

ہم سَب کا فَرض ہے کہ عِلم حاصِل کریں، محنت کر کے اپنے پیارے وَطن کو مَزید ترقی دیں۔ اِس کو خوش حال بنائیں اور اِس کی حِفاظت کے لیے دِن رات کوشش کریں۔

دوسرا باب

ہمارا نقشہ

یہ صُوبۂ سِندھ کا نقشہ ہے اس میں صُوبۂ سِندھ کے تمام ضِلعے دکھائے گئے ہیں۔ جس حِصّے کو سُرخ رنگ دیا گیا ہے وہ ہمارا ضِلع دَادُو ہے۔ اِس کے گِرد کالی لکیر ضِلع دَادُو کی حَدود کو ظاہر کرتی ہے۔

نقشے کے اُوپر کونے پر تیر کا نِشان سمتیں بتاتا ہے۔ تیر کے نِشان کے اُوپر شمال، نیچے جنوب اور داہنی طرف مشرِق اور بائیں طرف مغرب لِکھا ہوا ہے۔

دَادُو ضِلعے میں شمال کی طرف ضِلع لاڑکانہ ہے، جنوب کی طرف ضِلع ٹھٹھہ اور کراچی ہے۔ مغرب کی طرف کھیرتھر پہاڑ اور مشرِق کی طرف دریائے سِندھ ہے۔ یہ جو بل کھاتی ہوئی نیلی لائن دیکھنے میں آرہی ہے۔ وہ دریائے سِندھ ہے۔

ضلع کی تاریخ

دَادُو کو ۱۹۳۱ء میں ضِلع بنایا گیا۔ اِس سے پہلے یہ ضِلع لاڑکانہ کا ایک حِصّہ تھا۔

دَادُو ضِلعے کے مَغرب میں پَہاڑ ہیں۔ جن کو کھیرتھر کے پَہاڑ

نقشہ صوبہ سندھ

علامات

صوبے کی حد

ڈویژن کی حد

ضلعے کی حد

ضلعے کا ہیڈ کوارٹر

شہر

آثار قدیمہ

دریا

شمال

مغرب

مشرق

جنوب

پنجاب

بلوچستان

بھارت

بحیرہ عرب

رن کچھ

ضلع جیکب آباد

ضلع لاڑکانہ

ضلع شکارپور

ڈویژن لاڑکانہ

ضلع سکھر

ضلع خیرپور

ضلع نواب شاہ

ضلع دادو

ضلع سانگھڑ

حیدرآباد

ضلع تھر

ڈویژن کراچی

کراچی

ضلع بدین

ضلع ٹھٹھہ

کہتے ہیں۔ دادو ضلعے میں آمری کے گاؤں کے قریب ایک بہت بڑا کھنڈر ہے جس کی کھدائی سے معلوم ہوا کہ آمری میں کئی ہزار سال پہلے جو لوگ آباد تھے اُن کے مکانات بہت چھوٹے ہوتے تھے۔ آمری کے کھنڈرات تقریباً پانچ ہزار سال یا اس سے بھی زیادہ پرانے ہیں۔

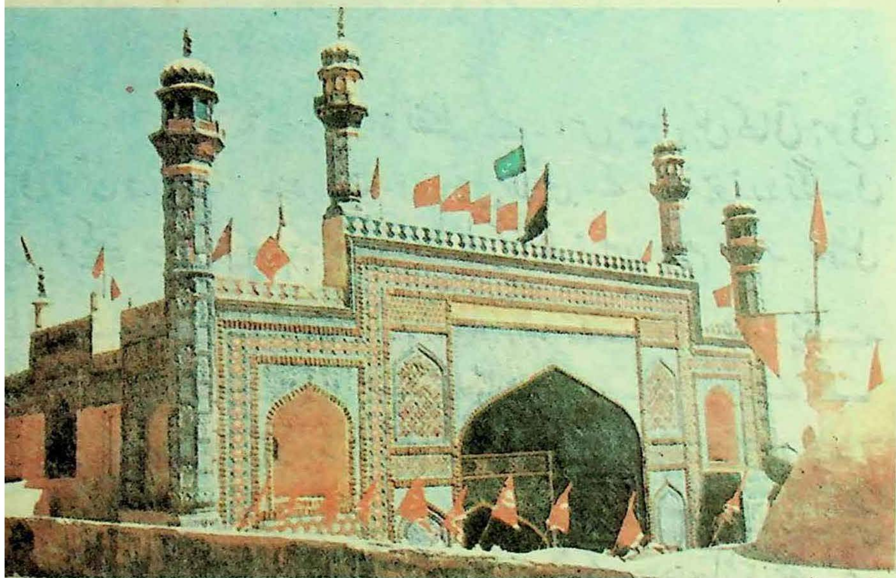
ضلع دادو میں منچھر جھیل کے کناروں پر اور جوہی کی طرف



منچھر جھیل

نئنگ میں ہزاروں سال پرانی تباہ شدہ بستیوں کے نشانات پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح آمری سے ۸۰ کلومیٹر مغرب کی طرف کھیرتھر کے پہاڑوں پر ایک بہت بڑا قدیم قلعہ ہے جس کو رنی کوٹ کہتے ہیں۔ یہ قلعہ تقریباً تین ہزار سال پرانا ہے۔

دَادُو ضِلعے کا سَب سے مشہُور شہر سیوہن ہے ۔ سِکندر بادشاہ نے وہاں ایک قِلعہ بَنوایا جو اب بھی تباہ شدہ حالت میں موجُود ہے سنہ ۷۱۱ء میں محمّد بِن قاسم نے اِس کو فتح کیا ۔ سِندھ پر جَب مُغلوں کی حُکومت تھی تو ان کے نمائندے سیوہن میں رَہتے تھے ۔ اَب سیوہن ایک چھوٹا سا شہر ہے اور اِس کی اَہمیت صِرف حضرت شہباز قلندرؒ کے مَزار کی وَجہ سے ہے ۔



(حضرت شہباز قلندرؒ کا مزار)

دَادُو ضِلع کا دُوسرا پُرانا اور مشہُور شَہر ٹلٹی ہے ۔ ٹلٹی کے شہر میں سِندھ کے ایک مشہُور اور بَڑے عالِم شخص علّامہ دَاوُد پوتہ پَیدا ہوئے تھے ۔

دادُو ضلعے میں پاٹ کا گاؤں بڑے عالموں اور بزرگوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ علامہ آئی آئی قاضی بھی پاٹ کے گاؤں میں پیدا ہوئے تھے۔

ضِلع دادُو کے عوام کی بھلائی اور ترقّی کے لیے جن لوگوں نے کوشش کی اُن میں مخدوم بلال، حکیم فتح محمّد سیوہانی، قاضی احمدی پاٹائی، شمس الدّین بُلبُل اور مولوی دین محمّد مشہور ہیں۔

یہ ضِلع دادُو کا نقشہ ہے۔ اس میں بَل کھاتی ہوئی نیلی لائن دریائے سِندھ ہے۔ اس نیلی لائن کے ساتھ جو زرد رنگ کی پٹّی دیکھنے میں آتی ہے، کچّا ہے۔ کچّے کی زمین نرم اور ریتیلی ہوتی ہے۔ زرد رنگ کی پٹّی کے ساتھ سبز رنگ والا حِصّہ پکّا ہے۔ پکّے کی زمین ہموار اور سخت ہوتی ہے۔ ہلکے بھورے رنگ والا حِصّہ ڈھلوان ہے۔ اِس کو کاچھا کہتے ہیں۔ اس حِصّے کی زمین پتھریلی اور سخت ہوتی ہے، اِس کے برابر گہرے بھورے رنگ کی پٹّی جس میں کالی کالی باریک لائنیں دی ہوئی ہیں وہ پہاڑی حِصّہ ہے۔ اور ہلکے نیلے رنگ والا حِصّہ نشیبی ہے جو مَیل کہلاتا ہے اس کی زمین شوریلی اور نشیبی ہوتی ہے۔ یہ سب حِصّے قُدرتی ہیں۔ اِس لیے ان کو قُدرتی یا طَبعی حِصّے بھی کہا جاتا ہے۔

نقشہ ضلع دادو

(طبعی حصّے)

تعلّقے، شہر، کچّا، پکّا،

کاچھا، پہاڑی اور میل

ضلع لاڑکانہ

ضلع قلات

ضلع نواب شاہ

ضلع حیدرآباد

ضلع ٹھٹھہ

ضلع کراچی

تعلقہ میہڑ

میہڑ

تعلقہ خیرپور ناتھن شاہ

خیرپور ناتھن شاہ

تعلقہ دادو

دادو

تعلقہ جوہی

جوہی

تعلقہ سیہون

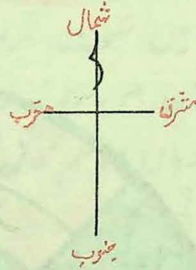
سیہون

تعلقہ کوٹڑی

کوٹڑی

دریائے سندھ

کھیرتھر پہاڑ



علامتیں

ضلعے کی حد

تعلقے کی حد

مشہور شہر

کچا

پکا

کاچھا

پہاڑ

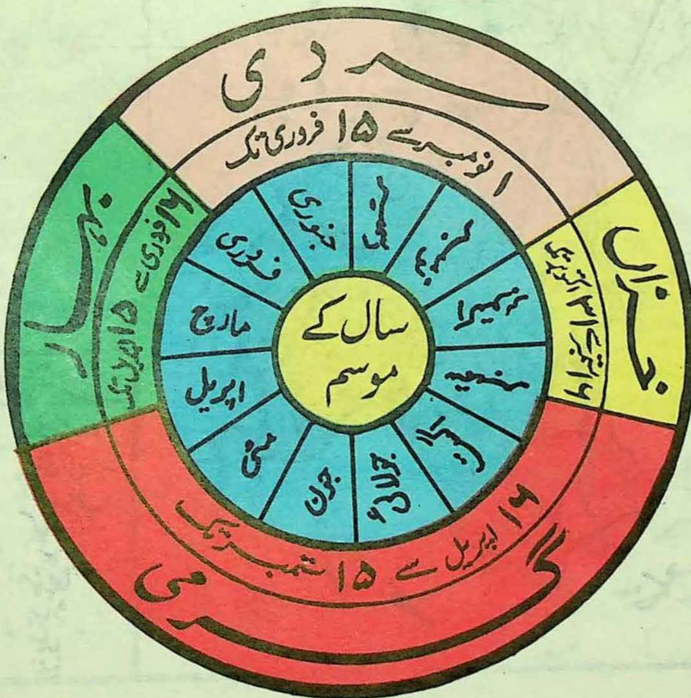
میل

دریا

آب و ہوا

یہ چاروں موسموں کا چارٹ ہے، سبز رنگ موسمِ بہار کو، لال رنگ۔ موسمِ گرما، پیلا رنگ موسمِ خزاں اور گلابی رنگ موسمِ سرما کو ظاہر کرتا ہے۔

موسم کا چارٹ



موسمِ بہار میں ہوا خوشگوار ہوتی ہے۔ موسمِ گرما میں گرمی بڑھ جاتی ہے اور کبھی کبھی حبس اور کبھی کبھی بارش بھی ہوتی ہے۔
موسمِ خزاں میں ہوا مرطوب اور ناخوشگوار ہو جاتی ہے۔ درختوں کے پتّے زرد ہو کر گر جاتے ہیں۔ موسمِ سرما میں ٹھنڈ بڑھ جاتی ہے۔ پورے سال کے چاروں موسموں کے تبدیل ہونے کو "آب و ہوا" کہتے ہیں۔

ضلع دادو کی آب و ہوا موسمِ سرما میں سخت سرد اور موسمِ گرما میں سخت گرم ہوتی ہے۔ لیکن تعلقہ کوٹڑی اور محالِ کوہستان میں بحیرۂ عرب کی مرطوب ہوائیں چلتی رہتی ہیں۔ اِس لیے وہاں موسمِ گرما میں کم گرمی اور موسمِ سرما میں کم سردی ہوتی ہے۔

دریا کی سیر

تیسری جماعت کے بچّے ماسٹر صاحب کے ساتھ دریا کی سیر کو گئے۔ راستے میں بچّے قدرتی مناظر کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے جب وہ بچاؤ بند پر پہنچے تو اس پر چڑھ کر کھڑے ہو گئے۔ ماسٹر صاحب نے اُن کو سمجھایا کہ بچاؤ بند دریا کے پانی سے بچاؤ کے لیے بنایا گیا ہے۔ تاکہ دریا کا پانی چڑھ کر گاؤں اور تپّے کی فصلوں کو نہ ڈبو دے۔
ماسٹر صاحب نے بچّوں کو بتایا کہ بند سے لے کر دریا تک کچّے

کا حِصّہ کہلاتا ہے ۔ یہاں فَصل دَریا کے سَیلاب کے پانی کے ذریعے ہوتی ہے۔ دیکھو راستے کے دُوسری طرف ہَریالی ہی ہَریالی نظر آرہی ہے۔ وہ اِسی طرح سَیر کرتے دَریا پر پہنچے جہاں اُنھوں نے کشتیاں کھڑی ہوئی دیکھیں ۔ ایک کشتی میں کئی آدمی اور دو اُونٹ دریا کے دوسرے کنارے کی طرف جا رہے تھے۔ ماسٹر صاحب نے بتایا کہ یہ گھاٹ ہے ۔

دَریا کے کنارے سے ایک طرف بہت سے دَرخت دیکھ کر اکبر نے پُوچھا۔ جناب یہ دَرخت کِس چیز کے ہیں ؟

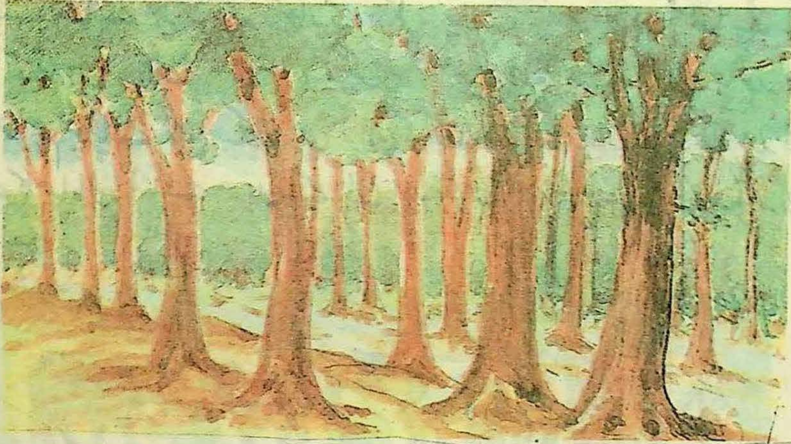
ماسٹر صاحب۔ بچّو ! یہ دَرخت جو تُم دیکھ رہے ہو۔ مختلف قِسم کے ہیں ، یہ جنّگل ہے ۔ جنّگل زیادہ تر دَریا کے کِنارے ہوتے ہیں ۔ نَقشے میں دیے گئے چھوٹے چھوٹے دَرخت جنّگل کی نِشاندِہی کرتے ہیں ۔ اِس دَریا کو "دَریائے سِندھ" کہتے ہیں۔ صُوبہ سِندھ کا نام بھی اِسی دَریا کے نام پر پَڑا ہے ۔

تیسرا باب

قُدرتی وَسائل

جنگلات

ہم پڑھ کر آئے ہیں کہ جنگلات زیادہ تر دریا کے کنارے ہوتے ہیں۔



جنگلوں میں بہت سی قِسموں کے دَرخت ہوتے ہیں۔ مثلاً نیم، ببُول اور شیشم کے دَرخت۔

جنگل کی لکڑی سے گھروں کے دَروازے، کھڑکیاں، چارپائیاں، میز، کُرسیاں اور دُوسرا سامان بھی بنتا ہے۔ جنگل کی لکڑی سے

کوئلہ بھی بنایا جاتا ہے ۔ جنگلات سے گوند ، لاکھ اور شہد بھی ملتا ہے ۔ اِن جنگلوں میں لوگ اپنے مویشی بھی چراتے ہیں ۔
ہمارے ضلعے دادو میں بالی شاہ ، پھلجی ، کنداہ ، آمری اور راجڑی مشہور جنگل ہیں ۔

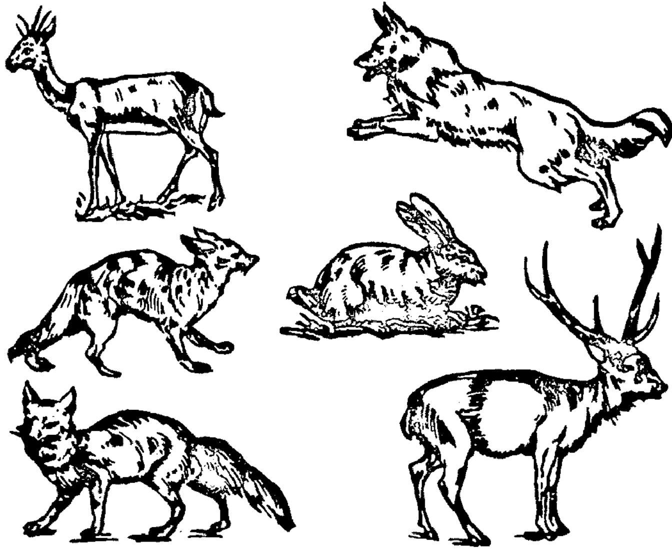
حیوانات

اِس چارٹ میں جو جانور ہم دیکھ رہے ہیں وہ سب گھریلو اور پالتو جانور ہیں ۔ اِن میں سے کچھ جانور دودھ دیتے ہیں ۔ کچھ کا ہم گوشت کھاتے ہیں ۔ کچھ سواری ، ہل چلانے اور بوجھ اُٹھانے کے کام آتے ہیں ۔ گائے ، بھینس ، بکری ، بھیڑ اور اونٹ حلال جانور ہیں ۔ اِن کو ہم چوپائے بھی کہتے ہیں ۔ اِن کی کھالوں سے ہمارے جوتے اور دوسرا چمڑے کا سامان بنتا ہے ۔ اِن کے بال اور ہڈیاں بھی ہمارے لیے کار آمد ہیں ۔



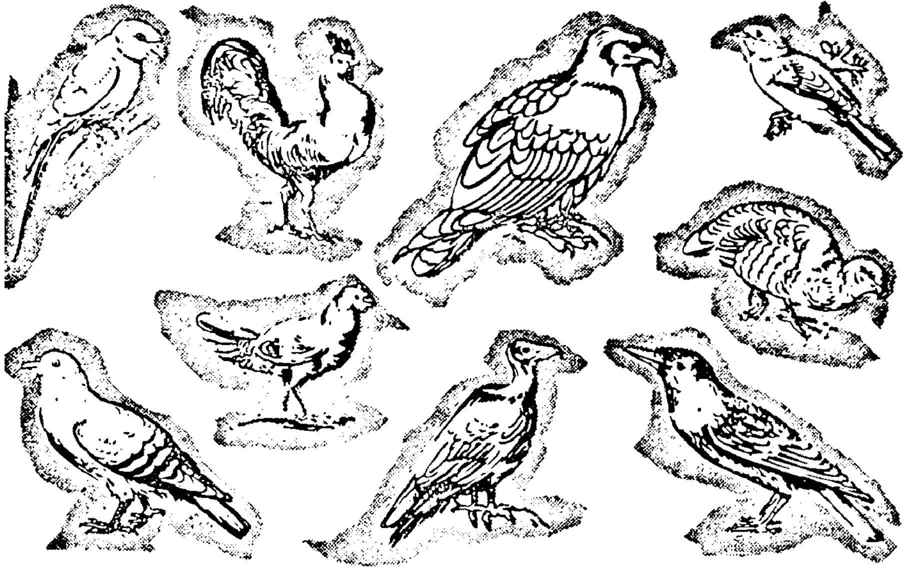
کُتّے زیادہ تر گھر اور مویشیوں کی رکھوالی کے لیے پالے جاتے ہیں ۔

اِس چارٹ میں جنگلی جانوروں کی تصویریں دی گئی ہیں۔ مثلاً خرگوش ، ہرن ، بارہ سنگھا ، بھیڑیا ، گیدڑ اور لومڑی۔ اِن میں سے فقط خرگوش ، ہرن اور بارہ سنگھے کا گوشت کھایا جاتا ہے۔

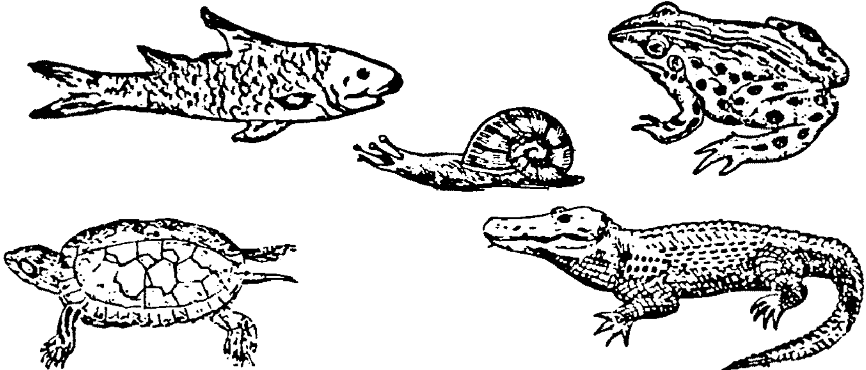


اگلے چارٹ میں کچھ پرندوں کی تصویریں دی گئی ہیں ۔ مثلاً چڑیا تیتر، فاختہ ، کبوتر ، کوّا ، طوطا ، چیل اور گدھ ۔

مُرغی بھی ایک پرندہ ہے ۔ جس کے انڈے اور گوشت ہم کھاتے ہیں ۔ یہ ہمارا گھریلو پرندہ ہے ۔



اِس چارٹ میں پانی کے کچھ جانوروں کی تصویریں ہیں۔مثلاً:۔
پلّہ، کچھوا، مینڈک، مگرمچھ اور گھونگا وغیرہ۔ پانی کے اِن جانوروں
میں پلّہ حلال جانور ہے اور اس کا گوشت ہم شوق سے کھاتے ہیں۔



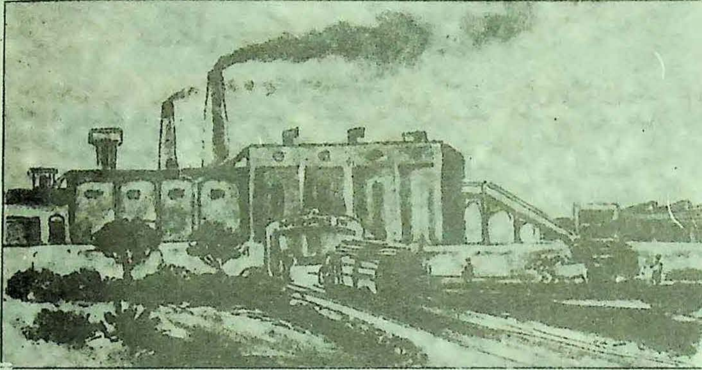
مَعدنیات

زمین کے اندر کیا ہے؟

خدا تعالیٰ نے اپنی قُدرت سے زمین کے اَندر کتنی ہی ایسی چیزیں پیدا کی ہیں، جنھیں نِکال کر ہم اپنے کام میں لاتے ہیں۔
سیوہن کے پاس بھگوٹھوڑو پہاڑ میں مُلتانی مٹّی کی کان ہے۔ وہاں سے نہ صرف مُلتانی مِٹّی بلکہ دُوسری بہت سی اَشیاء زمین سے کھود کر نکالی جاتی ہیں۔ ہمارے ضِلعے دادُو میں لکّی کے پاس پہاڑوں میں سے چُونے کا پتّھر نِکالا جاتا ہے۔ کھانوٹ کے نزدیک کوئلہ نِکلتا ہے۔ محالِ کوہستان میں تھانو بولا خان کے نزدیک پہاڑوں میں سلیکا کی سفید ریت کھود کر نِکالی جاتی ہے۔ یہ ریت۔ شیشہ بنانے کے کام آتی ہے۔ اِس کے علاوہ کھیرتھر اور ھنڈی پہاڑ کے پاس مِٹّی کے تیل اور گیس کے کنوئیں بھی کھودے گئے ہیں۔
دُوسرے مُلکوں میں کہیں کہیں زمین کے اندر سے لوہا اور سونا بھی مِلتا ہے۔ پٹرول، جِس سے موٹریں چلتی ہیں، وہ بھی زمین کے اندر سے نِکالا جاتا ہے۔
زمین کی ایسی دَولت کو "مَعدنیات" کہتے ہیں۔

کارخانے اور گھریلو ہُنر

ایک مرتبہ ماسٹر صاحب بچّوں کو ایک کارخانے میں لے گئے۔



وہاں دھان سے چاول الگ کیے جا رہے تھے۔ ماسٹر صاحب نے بچّوں کو کارخانے کے ہر حصّے میں گھمایا۔ کارخانے میں بہت سے مزدُور کام کر رہے تھے۔ کارخانے میں گھوم کر بچّے بہت خُوش ہوئے۔

باہر نکلے تو جاوید نے ماسٹر صاحب سے پُوچھا، جناب ہمارے ضلعے دَادُو میں کیا اور بھی کارخانے ہیں ؟

ماسٹر صاحب : بچّو! ہمارے ضِلعے دَادُو میں پیارو گوٹھ میں شکر کا کارخانہ ہے اور جہاں جہاں دھان کی فصل ہوتی ہے، وہاں بڑے بڑے شہروں میں دھان صاف کرنے کے کارخانے ہیں۔ ایسے کارخانے دَادُو، میہڑ، خیرپور ناتھن شاہ، پھُل جی اور سیتا شہر میں ہیں۔ یہ چھوٹے کارخانے ہیں۔

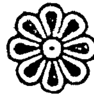
احمد : جناب ! اِن کارخانوں کے علاوہ ہمارے ضلعے میں اور کون سے کارخانے ہیں ؟

ماسٹر صاحب : سینڈوز کا دوا بنانے کا کارخانہ جام شورو کے نزدیک ہے ، ابن جوٹ مل (پٹ سن کا کارخانہ) ، کپڑے کے کارخانے اور اس کے علاوہ سگریٹ ، لکڑی اور کپاس کے کارخانے بھی ہیں۔ یہ بڑے کارخانے ہیں ۔ جن میں سو سے زیادہ مزدور کام کرتے ہیں۔

کشیدہ کاری اور کڑھائی ہمارے ضلعے کی گھریلو دستکاریاں ہیں۔ چٹائیاں بنانے کا کام ، ٹوپی کے کاڑھنے کی دستکاری ، سلائی کا کام ، اور رلّی سینے کا ہنر تو عورتیں ہر گھر میں کرتی ہیں۔

یہاں رسیاں بھی بڑی خوب صورت بنتی ہیں۔

ان سب چھوٹے بڑے کارخانوں ، دکانوں اور گھریلو دستکاریوں میں ہمارے ضلعے کے ہزاروں آدمی دن رات کام کرتے ہیں ۔ اس طرح وہ اپنی روزی کماتے ہیں ۔ ایک دوسرے کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں اور ضلعے کی دولت بھی بڑھاتے ہیں۔

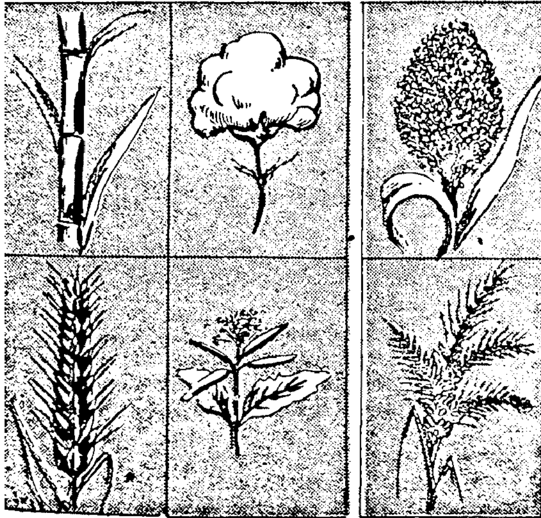


چوتھا باب

ہماری فصلیں

اَناج

ہمارے ضِلع کی اہم زرعی پیداوار گندم، جوار، مکئی، باجرا اور چاول ہیں۔ یہ اَناج دو فصلوں میں پیدا کیے جاتے ہیں ایک وہ اَناج جو خرِیف میں ہوتے ہیں اور دُوسرے وہ جو رَبیع میں ہوتے ہیں۔ خرِیف کی فصل موسم گرما کی فصل ہے۔ یہ فصل اپریل سے لے کر جُون تک بوئی جاتی ہے اور ستمبر اور اکتوبر میں تیار ہوجاتی ہے۔



رَبیع کی فصل سَردیوں میں بوئی جاتی ہے اور مارچ میں تیار ہوجاتی ہے۔ رَبیع میں صِرف گیہوں پیدا ہوتا ہے اور خرِیف میں جوار، باجرا، مکئی اور چاول پیدا ہوتے ہیں۔ ہمارے ضِلعے دادُو میں گیہوں، جوار اور

چاول بہت پیدا ہوتا ہے۔

بیوپاری اناج خرید کر گوداموں میں رکھتے ہیں۔ حکومت بھی اناج خرید کر سرکاری گوداموں میں رکھتی ہے۔ ہم اپنا اناج کٹھلوں میں رکھتے ہیں۔

یہ سب اناج ہمارے لیے کسان اُگاتا ہے۔ اس کے لیے اس کو بہت زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے۔ وہ اپنی پیداوار کو نقصان پہنچانے والے پرندوں اور کیڑے مکوڑوں سے بچانے کے لیے محنت کرتا ہے۔

نقد فصلیں

ایک دِن شام کو خالد اپنے والد صاحب کے ساتھ کھیتوں پر گیا۔ کھلیان کے قریب اُونٹ کھڑے ہوئے تھے۔ کچھ لوگ سرسوں تول کر بوریوں میں بھر رہے تھے۔ پھر وہ بوریاں مزدُور اُٹھا کر اونٹوں پر لاد رہے تھے۔ خالد نے اپنے والد صاحب سے پُوچھا۔

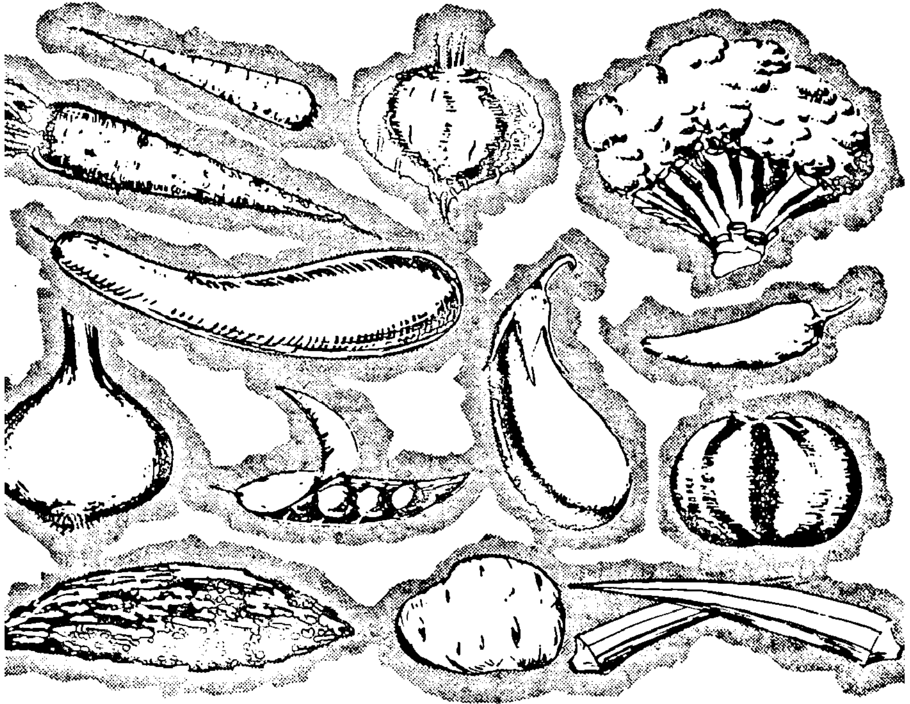
ابّا جان! سرسوں کی بوریاں اُونٹوں پر لاد کر کہاں لے جائیں گے؟

والد: بیٹے! یہ سرسوں مارکیٹ میں بیچنے کے لیے لے جا رہے ہیں۔ سرسوں فروخت کر کے اس سے دولت کمائی جاتی ہے۔ اس لیے سرسوں کی فصل کو "نقد فصل" کہتے ہیں۔ ہمارے ضِلعے میں سرسوں کے علاوہ اور بھی کئی نقد فصلیں ہوتی ہیں۔ اِن میں سے کچھ ربیع میں ہوتی ہیں اور کچھ خریف میں۔ ربیع میں ہونے والی نقد فصل میں سرسوں، جانبھا اور توریا ہیں۔ خریف میں ہونے والی نقد فصل میں کپاس اور گنّا ہیں۔ یہ سب فصلیں ہمارے ضِلعے میں مقامی ضرورت سے زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔ ہمارے ضِلعے دادُو کو اِن نقدی فصلوں

سے بہت آمدنی ہوتی ہے۔

سبزیاں

اِس چارٹ میں جو سبزیاں نظر آرہی ہیں وہ سب ہمارے ضلعے میں



پیدا ہوتی ہیں۔ اِس چارٹ میں جن سبزیوں کی تصاویر دی گئی ہیں۔
اِن سب کو بچے جانتے تھے۔ ماسٹر صاحب ایک ایک بچے سے پوچھتے گئے
اور وہ سب ان کے نام بتاتے گئے۔

بینگن، شلجم، کدّو، پیاز، گوبھی، گاجر، مُولی، ٹماٹر، پالک، لہسن، کریلہ، ٹنڈہ، ہری مرچ، بھنڈی اور ترُئی۔

دادو ضلعے میں کوہستانی علاقے کے سوا ہر حصّے میں یہ سبزیاں پیدا ہوتی ہیں۔ سبزیاں نہ صرف ہمارے کھانے کے کام آتی ہیں بلکہ اِن سے پیسہ بھی کمایا جاتا ہے۔ اِس کے علاوہ سبزیاں بونے کے لیے کم زمین اور زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

پھل

ایک مرتبہ تیسری جماعت کے بچّے ماسٹر صاحب کے ساتھ باغ

میں گھومنے گئے۔ بچّے چاروں طرف ہریالی اور طرح طرح کے پھل اور

بڑے بڑے درخت دیکھ کر بہت خوش ہوئے ۔

جمیل نے ایک دَرخت پر پھل دیکھ کر ماسٹر صاحب سے پوچھا ۔

"جناب ! یہ کون سا پھل ہے ؟"

ماسٹر صاحب : بچّو ! دیکھو ، اِس دَرخت میں کچّے لیموں لگے ہیں ۔ کچّے لیموں کا رنگ سبز اور پکّے لیموں کا رنگ پیلا ہوتا ہے ۔ اَب اِدھر آؤ ! یہ آم کے دَرخت ہیں ۔ دیکھو اِن میں ہری کچّی کیریاں لٹکی ہوئی ہیں ۔ جب یہ کیریاں پکیں گی، تب یہ آم بن جائیں گی ۔

آم کھانے میں میٹھا ہوتا ہے ۔ وہ اَمرُود کے پیڑ دیکھو ، یہ سردیوں میں پھل دیتے ہیں ۔ اَب اِس طرف آؤ ! یہ فالسے کے دَرخت ہیں ۔ دیکھو اِن میں پکّے ہوئے فالسے لگے ہیں ۔ یہ شہتُوت کے پیڑ ہیں ۔ پکّے ہوئے شہتُوت بڑے میٹھے ہوتے ہیں ۔ یہ صُوفی بیر کے درخت ہیں ۔ اِن کے بیر بہت میٹھے ہوتے ہیں ۔

احمد نے ماسٹر صاحب سے پُوچھا :۔

جناب ! کھجور کے درخت کون سے ہیں ؟

ماسٹر صاحب : بچّو ! ہمارے ضِلعے میں صِرف آم ، لیموں ، اَمرُود ، فالسے ، کیلے اور بیر ہوتے ہیں ۔ باقی دُوسرے پھل جیسے کھجور ، نارنگی ، سیب وغیرہ دُوسری جگہوں سے منگائے جاتے ہیں ۔

ضلعے کی پیداوار

ہمارے ضلعے میں بہت سی چیزیں ہماری ضرورت سے زائد ہوتی ہیں۔ کئی چیزیں ایسی ہیں جو ہمارے یہاں پیدا نہیں ہوتی ہیں اور اُن کی ضرورت بھی ہمارے یہاں بہت ہوتی ہے۔ اِس لیے ہم ضلعے کی زیادہ پیداوار ہونے والی اشیاء دوسرے ضلعوں کو بھجواتے ہیں اور اُن سے اِن کے بدلے میں ضرورت کی دُوسری اشیاء منگواتے ہیں۔

ہمارے ضلعے سے دُوسرے ضلعوں کو بھیجی جانے والی چیزیں یہ ہیں۔ گندم، کپاس، چاول، جوار، تیل کے بیج، کھالیں، چنا، مٹر اور جوار وغیرہ۔

دُوسرے ضلعوں سے ہمارے ضلعوں میں آنے والی چیزیں یہ ہیں:
آلو، کپڑا، شیشے کا سامان، چمڑے کا سامان، لوہا، کھلونے اور چوڑیاں وغیرہ۔

اِس طرح ضلعے کی پیداوار اور چیزوں کی درآمد و برآمد ہوتی ہے۔ اِس طرح ایک دُوسرے سے لین دین کو تجارت بھی کہتے ہیں یہ ایک دُوسرے کی مدد بھی ہے اور اس سے ہمارے ضلعے کی دولت میں بھی اِضافہ ہوتا ہے۔

پانچواں باب

لوگ

مَردم شُماری

جاوید نے دیکھا کہ ایک آدمی اِسکول کی دیوار پر ہندسے لِکھ رہا ہے۔ اُس نے ایک آدمی کو اپنے گھر کی دیوار پر بھی ہندسے لکھتے دیکھا تھا۔ جاوید نے اپنے ماسٹر صاحب سے پُوچھا۔

"جناب اِسکول کی دیوار پر ایک آدمی ہندسے کیوں لِکھ رہا تھا؟"

ماسٹر صاحب: بچّو! حُکومت ہر دس سال کے بعد آدمیوں کی گِنتی کراتی ہے۔ اِس کام کے لیے بہُت سے آدمیوں کو رکھا جاتا ہے۔ جو پہلے گھروں اور دُوسری جگہوں پر نمبر دَرج کرتے ہیں۔ اِن نمبروں کے ذریعے ہی سے وہ ہر گھر کے آدمیوں کی تعداد لکھتے جاتے ہیں۔ آدمیوں کی ایسی گِنتی کو مَردم شُماری کہتے ہیں۔

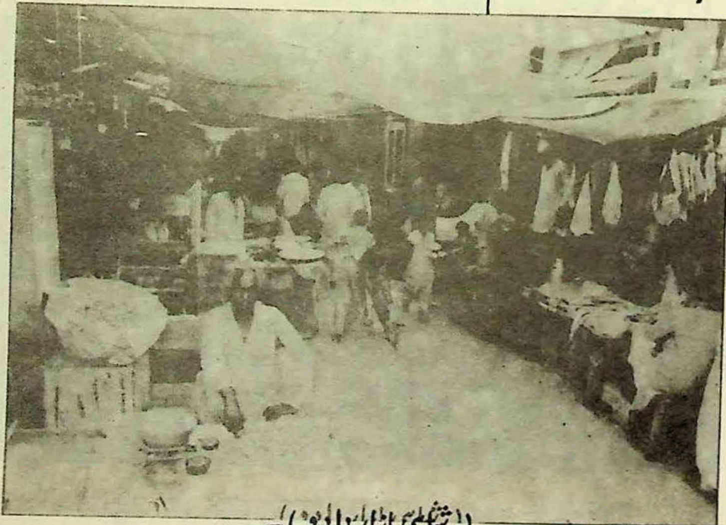
یہ گِنتی کر کے گھر گھر اور گاؤں گاؤں کے آدمیوں کے اعداد و شُمار تعلقہ آفِس میں بھجواتے ہیں اور اِسی طرح تمام تعلقوں کے اعداد و شمار ضِلع آفِس میں روانہ کر دیے جاتے ہیں۔ اِسی طرح ضِلعے کی مَردم شُماری اور پھر پورے مُلک کی مَردم شُماری مَعلوم ہو جاتی ہے۔ مَردم شُماری کرانے سے حُکومت کو یہ مَعلوم ہو جاتا

ہے کہ دس سال پہلے ضلعے یا مُلک میں کتنی آبادی تھی اور اب کتنی آبادی ہے۔ اس کے بعد حکومت اتنی آبادی کی تعلیم، رہائش، خوراک، صحت اور دوسری ضرورتوں کا تخمینہ لگاتی ہے۔

۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق ہمارے ضلعے کی آبادی ۱۰۷۴۰۰۰ ہے، اس میں ۵۵۶۰۰۰ مردوں کی تعداد ہے اور ۵۱۸۰۰۰ عورتوں کی تعداد ہے۔ ان میں سے ۱۵۰۰۰۰ لوگ شہروں میں رہتے ہیں اور ۹۲۴۰۰۰ لوگ گاؤں میں رہتے ہیں۔

شہر کے مشاغل

ہاشم اپنے والد کے ساتھ شہر میں اپنے چچا کے گھر گیا۔ وہ اپنے چچازاد بھائی اسلم اور احمد سے مل کر بہت خوش ہُوا۔



(شاہی بازار، دادو)۔

اسلم اور احمد اُسے اپنے ساتھ شہر گھمانے لے گئے۔

اسلم اور احمد کی والدہ نے تاکید کی کہ سنبھل کر چلنا اور دونوں طرف دیکھ بھال کر خیال سے راستہ پار کرنا۔ شہر میں گھومتے ہوئے ہاشم نے دیکھا کہ ہر شخص اپنے اپنے کام میں مشغول تھا۔

سب سے پہلے وہ ایک کپڑے کی دُکان پر آئے جہاں اُس کا دوسرا چچا کام کرتا تھا وہ دُکان دار تھا۔ دُکان داری اس کا پیشہ تھا۔ اِس طرح بازار گھومتے ہوئے وہ ایک دَفتر کے سامنے آ پہنچے۔

ہاشم نے اسلم سے پوچھا "یہ دَفتر کِس کا ہے؟

اسلم نے جواب دیا۔ "یہ دَفتر مختارِ کار صاحب کا ہے۔ مختار کار صاحب سرکاری مُلازم ہیں"۔



(دفتر مختارکار دادو)

گھومتے گھامتے وہ ایک کپڑے کے کارخانے پر پہنچے۔ جہاں بہت سے مزدور کام کر رہے تھے۔ ہاشم کو اُس کے چچازاد بھائیوں نے یہ مِل بھی دِکھلائی اور گھر لوٹ آئے۔

ہاشم نے شہر کا تمام حال اپنے والِد کو سُنایا۔ اُس کے والِد نے اِس کو بتایا کہ تجارت کا کاروبار بھی کئی قِسم کا ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی کپڑے کی تجارت کرتا ہے، کوئی اناج، کوئی سبزیاں اور کوئی پھل فروخت کرتا ہے۔ اسی طرح سرکاری مُلازمت میں بھی کوئی کلرک، کوئی افسر، کوئی ڈاکٹر، کوئی انجینئر، کوئی اُستاد اور کوئی ڈاکیا ہے۔ شہروں میں مزدوری کے پیشے بہت سے ہوتے ہیں، کوئی کارخانوں میں اور کوئی دُکانوں پر مزدوری کرتا ہے۔

اِس کے والِد نے سمجھایا کہ دیہات اور شہروں میں یہ خاص کاروبار ہیں۔ اس کے عِلاوہ اور بھی کئی کاروبار ہوتے ہیں۔ جو مختلف جگہوں پر لوگ کرتے ہیں۔ اس طرح علیحدہ علیحدہ کاروبار یا کام کرکے لوگ ایک دُوسرے کی ضرورتیں پُوری کرتے اور ایک دُوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

دیہات کے کاموں سے شہر کو اور شہر کے کاموں سے دیہات کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اِس طرح ایک دُوسرے کی مدد سے لوگ اچھے اور آسان طریقے سے گزارہ کرتے ہیں۔

دیہات کے مشاغل

جاوید کے ننھیال والے دیہات میں رہتے تھے ایک روز وہ اپنے

والد کے ساتھ وہاں گیا۔ اُس نے دیکھا کہ وہاں نہ کوئی بڑا بازار تھا نہ پکّی سڑکیں اور نہ موٹروں کا شور وغل۔ گھروں کے آگے کہیں بھینسیں، کہیں بَیل، کہیں بکریاں، کہیں گائیں بندھی ہوئی تھیں۔ صُبح کے وَقت جب جانوروں کو کھولا گیا اور کِسان بَیل لے کر باہر گئے تو جاوید نے اپنے والد سے پُوچھا!

ابّا جان! یہ آدمی بَیل وغیرہ لے کر کہاں گئے۔ یہ جانور جو بندھے ہوئے تھے وہ کہاں گئے ہیں؟

والِد: بیٹے گاؤں کے لوگ کھیتی باڑی کرنے اور جانوروں کے پالنے کا کام کرتے ہیں۔ وہ دیکھو سامنے والے کھیت میں تمھارے ماموں



ہَل چلا رہے ہیں۔ چاروں طرف دیکھو اور لوگ بھی اِسی طرح ہَل چلا رہے ہیں! یہ کِسان بہُت محنتی ہیں۔ وہ ہَل چلاتے ہیں، بیج بوتے ہیں، فصل کو پانی دیتے ہیں، فصل کو نقصان پہنچانے والے جانوروں، کیڑوں اور پرندوں

سے بچاتے ہیں ۔ جب فصل پک کر تیار ہوتی ہے تو اس کی کٹائی کرتے ہیں اور اناج کو خوشوں سے الگ کرتے ہیں ۔ اِتنی سخت جسمانی محنت کے بعد کسان کو اپنی محنت کا پھل ملتا ہے ۔ لیکن اب کسان کو اِتنی سخت جسمانی محنت نہیں کرنی پڑے گی ، کیوں کہ اب ہل چلانے ، ڈھیلے توڑنے ، کٹائی کرنے اور دانہ صاف کرنے کی مشینیں آگئی ہیں ۔ جب یہ مشینیں ہمارے کھیتوں میں کام کرنے لگیں گی تو نہ صرف تھوڑے وقت میں زیادہ کام ہوگا بلکہ پیداوار میں بھی اضافہ ہوگا ۔

جاوید کو اُس کے ابّا جان نے بکریوں ، گایوں اور بھینسوں کا ریوڑ بھی دکھایا اور یہ بھی بتایا کہ "گاؤں کے آدمی مویشی پالنے کا کام بھی کرتے ہیں ۔ مویشی پالنے سے اُنھیں بڑے فائدے ہیں ۔ مویشیوں سے اُنھیں دودھ اور مکھن ملتا ہے ۔ بکریوں کے بال ، بھیڑوں کے اُون اور مویشیوں کی فروخت سے بھی پیسے کماتے ہیں اور ان کی کھاد ، فصل کو فائدہ دیتی ہے ۔ ان کے علاوہ گاؤں میں لوہار ، بڑھئی اور کمہار رہتے ہیں ، جن کی بنائی ہوئی چیزیں کسانوں اور گاؤں والوں کے کام آتی ہیں ۔"

چھٹا باب

انتظام
ضلعے کی دیکھ بھال (نگرانی)

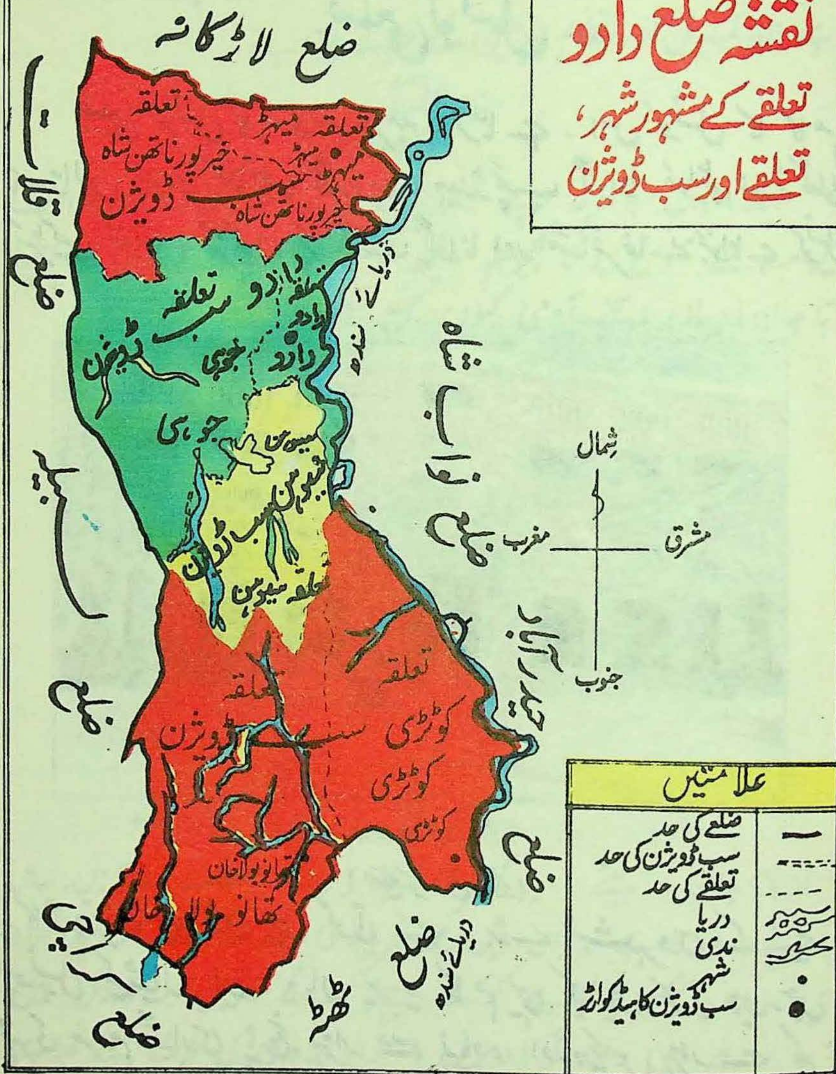
اِس نقشے میں چار رنگ دے کر ضلعے دادُو کو چار حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ ضلعے دادُو کے چار سب ڈویژن ہیں۔ ہرے رنگ والے حصّے کو دادُو سب ڈویژن، گُلابی رنگ والے حصّے کو میہڑ سب ڈویژن، پیلے رنگ والے حصّے کو سیوہن سب ڈویژن اور سُرخ رنگ والے حصّے کو کوٹڑی سب ڈویژن کہتے ہیں۔ دادُو سب ڈویژن میں دادُو، میہڑ سب ڈویژن میں میہڑ، سیوہن سب ڈویژن میں سیوہن اور کوٹڑی سب ڈویژن میں کوٹڑی بڑے شہر ہیں۔

ہر ایک سب ڈویژن کو کئی تحصیلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ دادُو سب ڈویژن میں دادُو اور جوہی کی تحصیلیں ہیں، میہڑ سب ڈویژن میں میہڑ اور خیر پور ناتھن شاہ کی تحصیلیں ہیں، کوٹڑی سب ڈویژن میں کوٹڑی اور تھانہ بولا خان کی تحصیلیں ہیں اور سیوہن سب ڈویژن میں صرف سیوہن ہی کی تحصیل ہے۔

تحصیل کی نگرانی مختار کار کرتا ہے۔ سب ڈویژن کی نگرانی اسسٹنٹ کمشنر کرتا ہے۔ پورے ضلعے کی نگرانی ڈپٹی کمشنر کرتا ہے۔

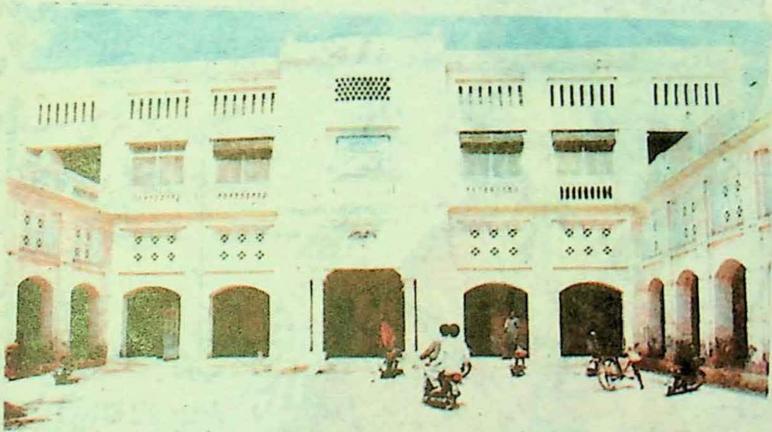
ڈپٹی کمشنر دادُو شہر میں رہتا ہے۔ وہ اسسٹنٹ کمشنروں، مختار کاروں اور ضلعے کے دُوسرے عمل داروں کے کام کی نگرانی کرتا ہے۔

اپنے عملے کی مدد سے وہ زمینداروں سے لگان وصول کر کے سرکاری خزانے میں جمع کرواتا ہے۔


نقشہ ضلع دادو
تعلقے کے مشہور شہر،
تعلقے اور سب ڈویژن
ضلع لاڑکانہ
ضلع قلات
ضلع نوابشاہ
ضلع حیدرآباد
ضلع ٹھٹہ
ضلع کراچی
دریائے سندھ
تعلقہ میہڑ
میہڑ
تعلقہ خیرپور ناتھن شاہ
خیرپور ناتھن شاہ
میہڑ سب ڈویژن
دادو سب ڈویژن
تعلقہ دادو
دادو
تعلقہ جوہی
جوہی
سیہون
سیہون سب ڈویژن
تعلقہ سیہون
تعلقہ کوٹڑی
کوٹڑی
کوٹڑی سب ڈویژن
تعلقہ تھانو بولا خان
تھانو بولا خان
شمال
مشرق
مغرب
جنوب
علامتیں
ضلعے کی حد
سب ڈویژن کی حد
تعلقے کی حد
دریا
ندی
شہر
سب ڈویژن کا ہیڈکوارٹر

ضِلعی کونسل

ضِلعی کونسل کا اِنتظام چیرمین کرتا ہے ۔ اس کونسل کا کام اَسپتالیں بَنوانا، کُنوئیں کُھدوانا، ہینڈ پَمپ لگوانا، مَویشی خانے کُھلوانا سَڑکیں بَنوانا، سَڑکوں پَر دَرَخت لگوانا اور مُسافر خانے بَنوانا ہے۔ کونسل



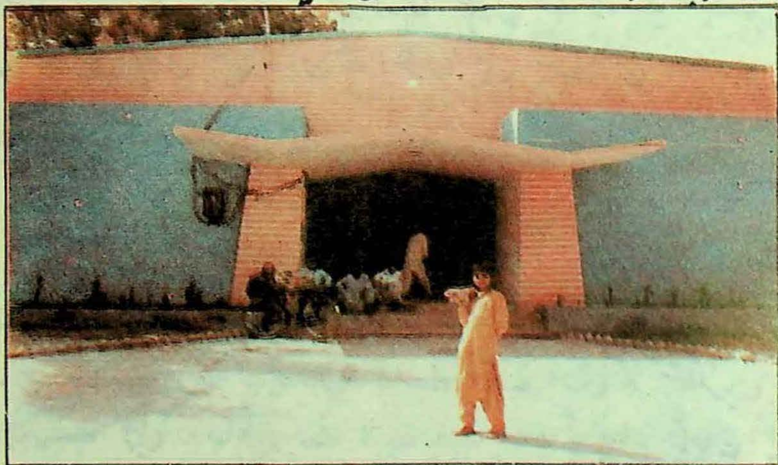
(ضلع کونسل دادو)

یہ کام صِرف دیہاتوں میں کرتی ہے ۔ بڑے شہروں کے لیے میونسپل کمیٹیاں ہیں ۔ وہاں پر یہ کام یہی کمیٹیاں کرتی ہیں۔ جس شہر کی مَردم شُماری پانچ ہزار سے زیادہ اور پچیس ہزار سے کم ہوتی ہے۔ وہاں ٹاؤن کمیٹی کام کرتی ہے اور جس شہر کی مَردم شُماری

پچیس ہزار سے لے کر پانچ لاکھ تک ہوتی ہے وہاں میونسپل کمیٹی کام کرتی ہے ان کمیٹیوں کا انتظام چیرمین کے حوالے ہوتا ہے۔

عدالتیں

ایک دِن جاوید اپنے والد کے ساتھ شہر گیا۔ ایک عمارت کے سامنے آدمیوں کا ہجوم دیکھ کر اُس نے اپنے والد سے پوچھا۔ ”ابّا جان! یہاں اِتنے آدمی کیوں جمع ہیں؟“



(سیشن کورٹ دادو)

ابّا جان: ”بیٹے! یہ کورٹ ہے اِس کو عدالت کہتے ہیں۔ یہاں اِنصاف ہوتا ہے۔ اِن میں کچھ فریادی کچھ جوابدار اور کچھ گواہ ہیں۔ وہ دیکھو! کالے کوٹ پہنے ہوئے وکیل برآمدوں میں آجا رہے ہیں۔ یہ فریادیوں یا جوابداروں کی طرف سے عدالت میں وکالت کرتے ہیں۔ ان سے وہ اپنی وکالت فیس لیتے ہیں“۔

جب کوئی آدمی جُرم کرتا ہے تو عَدالت میں اُس پر مُقدمہ چلتا ہے۔ عَدالت میں ایک جَج ہوتا ہے وہ سَرکاری وَکیلوں کی مَدد سے فَریادی، جَوابدار اور گوَاہوں کے بَیانات سُن کر اِنصاف کرکے مُجرم کو سَزا دیتا ہے اور بے قصُور کو چھوڑ دیتا ہے۔

ہَمارے ضِلعے میں اِنصاف کے لیے ایک بَڑی عَدالت دَادُو شہر میں ہے۔جس کو سیشن کورٹ کہتے ہیں۔ اِس میں سیشن جَج اِنصاف کرتا ہے۔ ضِلعے کی ہَر بَڑی تَحصِیل کے بَڑے شہر میں سِول عَدالتیں ہوتی ہیں۔ اِن عَدالتوں میں سِول جَج یا سَب جَج فَیصلے کرتے ہیں۔

صُبح کو جاوید اپنے باپ کے ساتھ مَکان کے دَروازے پَر کھڑا تھا۔ جاوید نے دیکھا کہ پُولیس والے ایک آدمی کو ہَتھکڑیاں پہنا کر لے جارہے ہیں۔ جاوید نے اپنے باپ سے پُوچھا۔"ابّاجان! پُولیس والے اِس آدمی کو ہَتھکڑیاں پہنا کر کیوں لے جا رہے ہیں۔؟

والد: بیٹے جب کوئی آدمی چوری کرتا ہے تو اس کو پُولیس پَکڑ کر لے جاتی ہے۔ پُولیس کے ضِلع کے عَملدار کو ایس۔پی کہتے ہیں۔ہمارے ضِلعے دَادُو کا ایس۔پی دَادُو شہر میں رہتا ہے۔ یہ ضِلعے کی پُولیس کے کاموں کی نگرانی کرتا ہے اور پُولیس کے سِپاہیوں کی بَھرتی بھی کرتا ہے۔



پورے ضلعے میں امن وامان رکھنے کے لیے ہرایک سب ڈویژن پر ڈی۔ایس۔پی مقرّر کیا جاتا ہے۔ ہرایک سب ڈویژن میں کئی پولیس تھانے ہوتے ہیں۔ جہاں صوبیدار مقرّر ہیں۔ اُس کی مدد کے لیے چھوٹے صوبیدار جمعدار۔ اور سپاہی ہوتے ہیں۔

ہمارے ضلعے میں پولیس ہیڈ کوارٹر دادو شہر میں ہے۔ جہاں پر نئے بھرتی کیے گئے سپاہیوں کو تربیت بھی دی جاتی ہے۔

تعلیم

ہمارے ضلعے میں جتنے بھی اسکول ہیں اُن کے کام کی نگرانی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن افسر کرتا ہے۔ اُس کا دفتر دادو شہر میں ہے۔ پورے ضلعے کے لڑکوں کے پرائمری اسکول، مڈل اسکول اور ہائی اسکولوں کی تعلیم کا انتظام کرتا ہے۔ اس کی مدد کے لیے دو ڈپٹی ایجوکیشن افسر بھی ہوتے ہیں۔

ضلعے کے سب ڈویژنوں کے اسکولوں کی نگرانی کے لیے سب ڈویژنل ایجوکیشن افسر مقرّر ہیں۔ جو اپنے حلقے کے پرائمری اور مڈل اسکولوں کی نگرانی کرتے ہیں اور پرائمری اساتذہ کے تبادلے بھی کرتے ہیں۔

سب ڈویژنل ایجوکیشن افسر کی مدد کے لیے ایجوکیشن سپروائزر ہوتے ہیں۔ وہ

حلقے کے پرائمری اسکولوں کا معائنہ کرتے ہیں اور امتحان بھی لیتے ہیں۔
اسی طرح لڑکیوں کی تعلیم کی نگرانی کے لیے خواتین کا تقرر کیا جاتا ہے۔
وہ پورے ضلعے کی لڑکیوں کے اسکولوں کے کام کی نگرانی کرتی ہیں۔

انتظامی محکموں کا باہمی ربط

ڈپٹی کمشنر نے سرکاری بنگلے پر کھلی کچہری کی۔ ضلع کے دوسرے محکموں کے افسر بھی آئے ہوئے تھے۔ جاوید بھی اپنے ابا کے ساتھ وہاں گیا۔ اس نے وہاں بہت سے آدمی دیکھے جو اپنی اپنی تکالیف بیان کرنے کے لیے جمع ہوئے تھے۔ جاوید نے اپنے ابا سے پوچھا۔

ابا جان! ڈپٹی کمشنر کے ساتھ کرسیوں پر دوسرے کون لوگ بیٹھے ہیں؟

بیٹا! ڈپٹی کمشنر کے علاوہ جو لوگ دوسری کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ ضلعے کے دوسرے محکموں کے افسر ہیں۔

تمھیں معلوم ہے کہ چور یا مجرم کو پولیس پکڑ کر لے جاتی ہے، پھر اس پر عدالت میں مقدمہ چلتا ہے۔

اسکولوں کی عمارتیں یا سرکاری عمارتیں بنوائی جاتی ہیں یا ان کی مرمت ہوتی ہے تو یہ کام انجینئرنگ کا محکمہ کرتا ہے۔ ان عمارتوں کی زمین کا انتظام ڈپٹی کمشنر کرتا ہے۔ ضلعے کا ڈپٹی کمشنر سارے انتظامی محکموں کے کام کی نگرانی کرتا ہے۔

علاج کے لیے اسپتالوں میں ڈاکٹر، تعلیم کے لیے اسکولوں کے اساتذہ، امن و امان کے لیے پولیس، عدل و انصاف کے لیے عدالت میں جج، نہر، بیراج، سڑکیں اور سرکاری عمارتیں بنوانے کے لیے انجینئر، یہ سب کام ضلعے کے تمام انتظامی محکمے مل کر کرتے ہیں۔

ساتواں باب

عَوام کی بَھلائی کے کام

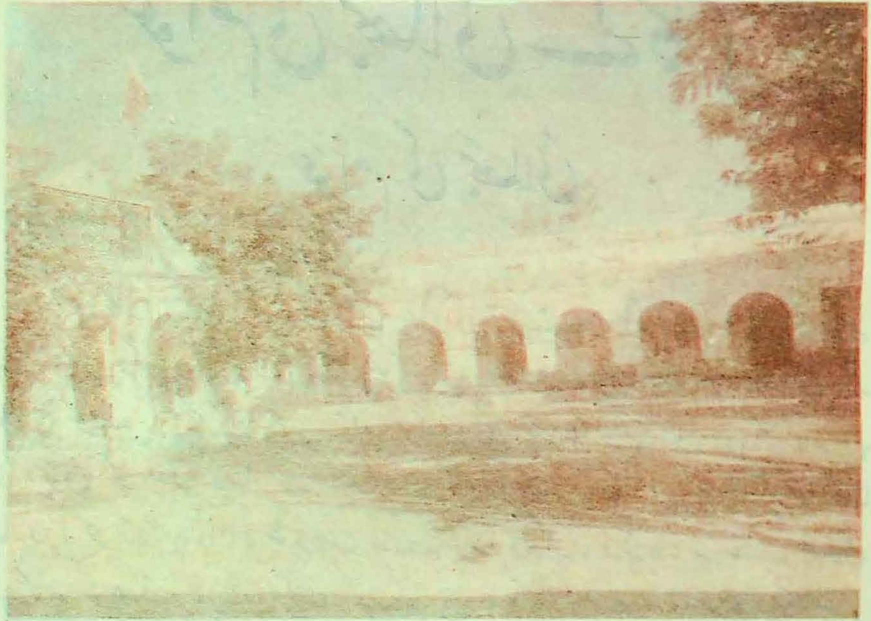
عوام کی بَھلائی

جن گاؤں اور شہروں میں پانی کی تکلیف ہوتی ہے، وہاں کُچھ اچھے لوگ، عام لوگوں کی بَھلائی کے لیے کنؤیں کُھدواتے ہیں، نَلکے لگوائے ہیں اور پانی کی سَبیلیں لگاتے ہیں، عام لوگوں کی بَھلائی کے اور بھی کئی کام ہیں۔ مثلاً بچّوں کو تعلیم دینا اور اَندھوں کو رَاستہ دِکھانا، بُھوکے کو کھانا کِھلانا، بِیماروں کو دَوا دِلوانا، غرِیبوں سے ہمدردی کرنا وَغیرہ۔ یہ سب بَھلائی کے کام نہ صِرف اَچھے لوگ کرتے ہیں، بلکہ حُکومت، دُوسری جمَاعتیں اور اِدارے بھی مِل جُل کر بھلائی کے کام کرتے ہیں۔ مَثلاً اِسکول، اَسپتال، یَتیم خانے، بچّوں کی بھلائی کے مَرکز، بَینک وَغیرہ۔

اِسکول اور کالج

تعلِیم حاصِل کرنے میں بے شُمار فائدے ہیں۔ اِسی لِیے عَوام کی بَھلائی کے لِیے حُکومت نے بہُت سے اِسکول اور کالج کھولے ہیں۔ وہاں

سے طالبِ علم پڑھ کر اِنجینیئر، ڈاکٹر، جج اور ماسٹر بن کر عوام کی خِدمت کرتے ہیں۔



(گورنمنٹ پائلٹ ہائی اسکول دادو)

ہمارے ضِلعے میں لڑکے اور لڑکیوں کے لیے بہت سے پرائمری اِسکول، مِڈل اِسکول، ہائی اِسکول اور کالج ہیں۔ پرائمری اِسکولوں میں پہلی جماعت سے پانچویں جماعت تک پڑھایا جاتا ہے۔ جہاں سے کچھ بچے مِڈل اِسکولوں میں اور کچھ بچے ہائی اِسکولوں میں پڑھنے کے لیے جاتے ہیں۔ مِڈل اِسکولوں میں آٹھویں جماعت تک پڑھایا جاتا ہے اور ہائی اِسکولوں میں دسویں جماعت تک۔

دسویں جماعت پاس کرنے کے بعد طلبا و طالبات کالجوں میں اعلیٰ تعلیم حاصِل کرنے کے لیئے جاتے ہیں۔



(گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول دادو)

ہمارے ضِلعے میں پٹارو میں فوجی تربیت کا کالج، جامشورو میں سِندھ یُونیورسٹی، میڈیکل کالج اور انجنیئرنگ یُونیورسٹی ہیں۔

اَسپتال

اِسکول کے وَقفے میں بچّے اِسکول کے سامنے اِدھر اُدھر دَوڑ رہے تھے۔ کہ اَچانک سلیمان ایک اِینٹ پر گِرا اور اُس کے سَر سے خُون بہنے لگا۔ بچّوں نے دَوڑ کر ماسٹر صاحب کو اِس کی اِطّلاع دی۔ ماسٹر صاحب نے خُون روکنے کی کافی کوشِش کی لیکن خُون نہ رُکا تو ماسٹر صاحب سلیمان کو اَسپتال لے گئے۔

ماسٹر صاحب اپنے ساتھ ساجد کو بھی مدد کے لیے لے گئے۔ اَسپتال میں ڈاکٹر صاحب نے سلیمان کے زخم کا خون بند کرکے اس کی مرہم پٹّی کی۔

اَسپتال میں بہت سے مرد اور عورتیں دوا لے رہے تھے۔ ہر ایک کو دوا مفت مل رہی تھی۔ وہاں ساجد نے ماسٹر صاحب سے پوچھا "جناب! اگر یہ اَسپتال نہ ہوتا تو آدمی علاج کہاں سے کراتے؟"۔

ماسٹر صاحب: اگر اَسپتال نہ ہوتے تو لوگوں کو بڑی تکلیف ہوتی۔ اِس لیے حکومت نے عام لوگوں کی بھلائی کے لیے پورے ضلعے میں بہت سے



(سول اسپتال دادو)

اَسپتال کھولے ہیں۔ جن میں بیماروں کا علاج کرکے ان کی زندگی بچائی جاتی ہے۔ ضلعے میں بڑے اَسپتالوں کے علاوہ عورتوں کے لیے زچّہ خانے بھی ہیں جہاں لیڈی ڈاکٹر اور نرسیں علاج کرتی ہیں۔

دادو شہر میں ایک سول اسپتال ہے۔ جہاں سول سرجن رہتا ہے۔ جس کی مدد کے لیے بہت سے ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر مقرّر ہیں۔

اِسی طرح ضلعے کے ہر بڑے شہر میں اَسپتال اور شفاخانے ہیں۔ کوٹڑی کے

نزدیک تپ دِق کے بیماروں کے لیے ایک بڑا اسپتال بھی ہے۔

جانوروں کے اسپتال

جِس طرح لوگوں کے عِلاج کے لیے اَسپتال ہوتے ہیں۔اِسی طرح جانوروں کے عِلاج کے لیے بھی اَسپتال ہوتے ہیں۔ اگر وہ اَسپتال نہ ہوں تو بہُت سے قیمتی جانور مَر جائیں اور لوگوں کا بہُت نُقصان ہو۔

اِس لیے عام لوگوں کے فائدے اور بھلائی کے لیے ہمارے ضِلعے کے بڑے شَہر دادُو میں جانوروں کا ایک بہُت بڑا اَسپتال قائم کیا گیا ہے۔

اِس اَسپتال سے ڈاکٹر دیہاتوں میں جاکر لوگوں کے پالتُو جانوروں کو بیماریوں سے بچانے کے ٹیکے لگاتے ہیں۔

بَڑے شَہروں میں جِن جانوروں کو ذَبح کیا جاتا ہے۔ اُن کا پہلے ڈاکٹری مُعائنہ کیا جاتا ہے۔ تاکہ بیمار جانوروں کا گوشت کھاکر لوگ بیمار نہ ہو جائیں۔



جانوروں کے بڑے اسپتالوں میں اچھّی نسل کے جانور بھی پالے جاتے ہیں۔

بَینک

لوگ اپنے مال کی حفاظت کے لیے اپنی بچت بَینک میں جمع کرواتے ہیں۔ ضرورت کے وَقت وہاں سے رَقم نکلوا کر اِستعمال میں لاتے ہیں۔ بَینک لوگوں کو معمولی فائدے پر رَقم قرض بھی دیتے ہیں۔ قَرض کی رَقم لوگ چھوٹی چھوٹی قسطوں میں بَینک لوٹا دیتے ہیں۔ بَینکوں سے تاجروں اور کِسانوں کو بَڑا فائدہ ہے۔ بَینک کارخانہ داروں اور تاجروں کو بھی قَرض دیتے ہیں۔ کچھ بَینک ضرورت کے وَقت لوگوں کو مکانات بَنانے کے لیئے بھی قَرض دیتے ہیں۔

پَہلے دَولت مَند لوگ مِل کر نجی بَینک کھولتے تھے۔ غریب اور کم آمدنی والے لوگ مِل کر چھوٹے حِصّے ملا کر کوآپریٹیو یا اِمدادی بَینک کھولتے



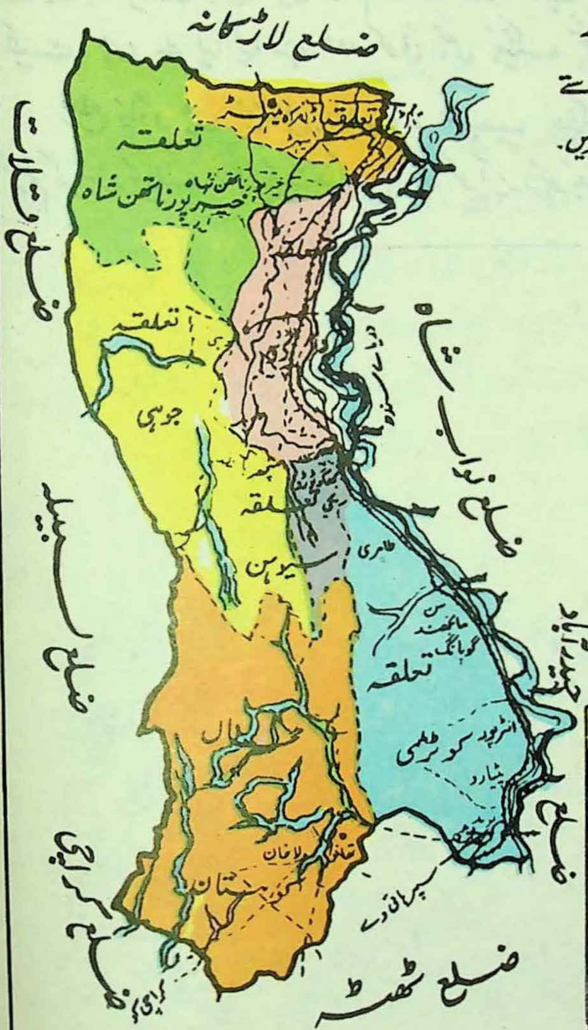
(نیشنل بینک آف پاکستان دادو)

تھے جو کہ سرکاری نگرانی میں کام کرتے تھے ۔ اب تو تمام بینکوں کو قومی ملکیت میں لے لیا گیا ہے اور کوئی بھی بینک نجی بینک نہیں ہے ۔

ضلع دادو میں نیشنل بینک ، حبیب بینک ، یونائیٹڈ بینک ، مسلم کمرشیل بینک ، الائیڈ بینک اور کوآپریٹیو بینک ہیں ۔

نقشہ ضلع دادو

تعلقے، شہر، کچے راستے، پکے راستے
ریلوے لائنیں، گھاٹ اور نہریں۔



شمال
مغرب — مشرق
جنوب

علامتیں	
ضلعے کی حد	
تعلقے کی حد	
شہر	
دریا	
نہریں	
کچا راستہ	
پکا راستہ	
ریلوے لائن	
گھاٹ	

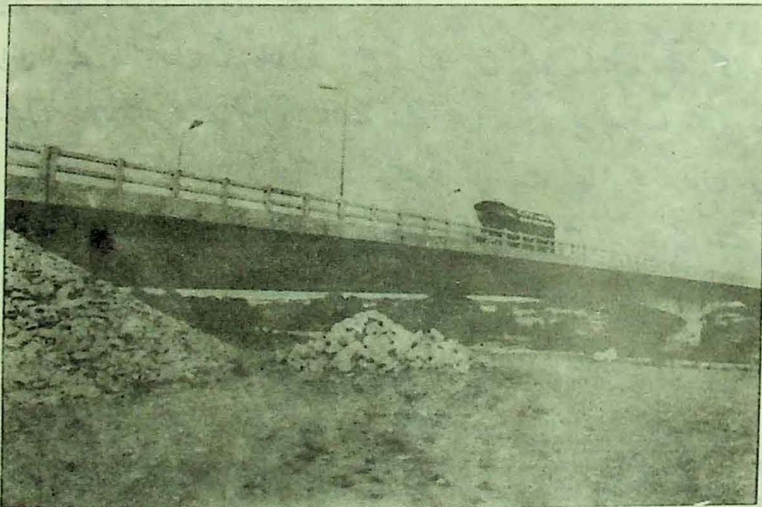
آٹھواں باب

آمدورفت اور اِطلاعات کے ذرائع

پکّے اور کچّے راستے

دَادُو سے بَس میں سَوار ہوکر پکّے رَاستے سے میہڑ جا سکتے ہیں۔ یہ بَس مخدُوم بلاول ، ککڑ ، خیرپور ناتھن شاہ اور کولاچی شہر سے گزرے گی ۔ میہڑ سے دُوسرا رَاستہ رادھن تک جاتا ہے۔

دَادُو سے بَس کے رَاستے جوہی شہر بھی جا سکتے ہیں ۔ دَادُو اور جوہی کے درمیان پکّا رَاستہ ہے۔ دَادُو اور مورُو کے درمیان بھی اب دریائے سندھ پر ایک پُل بناکر پکّا رَاستہ بنا دیا گیا ہے۔ دَادُو سے بَس



(دادو-مورو پُل)

کے ذریعے کوٹڑی بھی جا سکتے ہیں۔ دادُو اور کوٹڑی کے درمیان پکّا راستہ ہے جو کہ انڈس ہائی وے کا ایک حصّہ ہے۔ راستے میں یہ بس خدا آباد، بوبک، سیوہن، لکی، آمری، سن، لاکھا، مانجھند، پٹارو اور جام شورو سے گزرے گی۔ جہاں سے کوٹڑی جا سکتے ہیں۔ کوٹڑی سے ایک دُوسرا پکّا راستہ کراچی کو جاتا ہے۔ جو ہمارے ضلعے میں بھولاری پر ختم ہوتا ہے۔

جامشورو سے بھی ایک پکّا راستہ کراچی جاتا ہے۔ اُسے "سُپر ہائی وے" کہتے ہیں۔ اس پر ضلع دادُو میں کلو کھرہر، اقبال گڈو، ولی داد جوکھیو اور یامین جوکھیو جیسے چھوٹے چھوٹے گاؤں ہیں۔

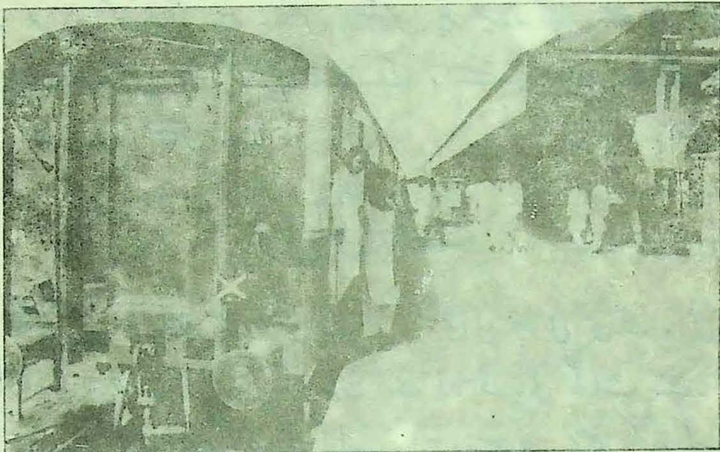
اِن پکّے راستوں سے عام لوگوں کو بہت سے فائدے ہیں کیوں کہ اُن پر بسیں اور ٹرک آسانی سے چلتے ہیں۔ جس کی وجہ سے سفر اور کاروبار میں آسانی ہوتی ہے۔

اِن پکّے راستوں کے علاوہ ضلع دادُو میں کچھ راستے کچّے بھی ہیں جو تارکول اور پتّھر سے نہیں بنائے گئے ہیں۔ بلکہ یہ صرف مٹّی سے بنائے گئے ہیں۔ میہڑ سے فرید آباد۔ بھولاری سے تھانہ بولا خان اور تھانہ بولا خان سے کراچی کی طرف کچّے راستے جاتے ہیں۔ یہ راستے بھی سفر اور بیوپار کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

ریلوے لائن

ایک دِن بچّے ماسٹر صاحب کے ساتھ ریلوے اسٹیشن گھومنے گئے۔ وہاں پہنچ کر بچّوں نے دیکھا کہ ٹکٹ گھر کی کھڑکی کے پاس لوگ قطار

میں کھڑے ٹکٹ لے رہے ہیں۔ پلیٹ فارم پر الگ الگ لائنوں پر دو گاڑیاں



(ریلوے اسٹیشن دادو)

کھڑی ہوئی ہیں۔

انور نے ماسٹر صاحب سے پوچھا، "جناب! یہ گاڑیاں کہاں سے آئی ہیں اور کہاں جائیں گی؟"

ماسٹر صاحب: بچو! وہ گاڑی جو شمال کی سمت سے آئی ہے۔ وہ لاڑکانہ کی طرف سے آئی ہے اور کوٹڑی جائے گی۔ یہ ریلوے راستہ ہمارے ضلعے میں شہر رادھن سے شروع ہوتا ہے۔ اِس راستے میں رادھن، بالی شاہ سیتا، پیارو گوٹھ اور جھلجی اِسٹیشن ہیں۔ جو گاڑی جنوب کی سمت سے آئی ہے وہ کوٹڑی کی طرف سے آئی ہے اور لاڑکانہ جائے گی۔ ریل کے اِس راستے میں ہمارے ضلعے میں کوٹڑی، سِندھ یونیورسٹی، پٹارو، انڑ پور، بڈھاپور، کھانوٹ، مانجھند، کھمان، سن، آمری، لکی شاہ صدر، سیوہن، بوبک، بھان سعید آباد اور خدا آباد اِسٹیشن ہیں۔

ہمارے ضِلعے میں کوٹڑی بڑا اِسٹیشن ہے۔ وہاں سے ریل کا ایک رَاستہ کراچی کو جاتا ہے ۔ اِس اِسٹیشن پر حیدر آباد سے بھی گاڑیاں آتی ہیں ۔ کوٹڑی سے کراچی تک کے رَاستے پر ہمارے ضِلعے میں صرف بھولاری اسٹیشن ہے ۔

دَریائی راستے

نقشے میں دَریاے سِندھ کی نِیلی لکیر پر کشتی کی چھوٹی سی تصویر گھاٹ کا نِشان ہے۔ جہاں جہاں ایسا نِشان ہے وہ دَریائی گھاٹ ہے۔

ہمارے ضِلعے میں ناصرانی گھاٹ، اِس سے کچھ نِیچے گھلو گھاٹ، کھرل گھاٹ، سیوہن گھاٹ، آمری، سن، مانجھند اور اُنڑپور گھاٹ ہیں۔

اِن گھاٹوں کی بَدولت ضِلع حیدر آباد اور نواب شاہ کے لوگ ہمارے ضِلعے میں اور ہمارے ضِلعے کے لوگ اِن ضِلعوں میں کشتیوں کے ذَریعے آتے جاتے ہیں ۔ اِس کے علاوہ اِن گھاٹوں کے ذَریعے اِن ضِلعوں کے ساتھ کاروبار میں بھی آسانی ہوتی ہے۔

اگر دَریائے سِندھ پر یہ گھاٹ نہ ہوتے تو دَریا کے دُوسری طَرف جانے میں بڑی تکلیف ہوتی، کیوں کہ دَریائے سِندھ پر اِتنے پُل نہیں ہیں اور لوگوں کو ریل گاڑی یا بَس کے ذَریعے دُور دُور سے ہوکر آنا پڑتا۔

ڈاک خانہ اور تار گھر

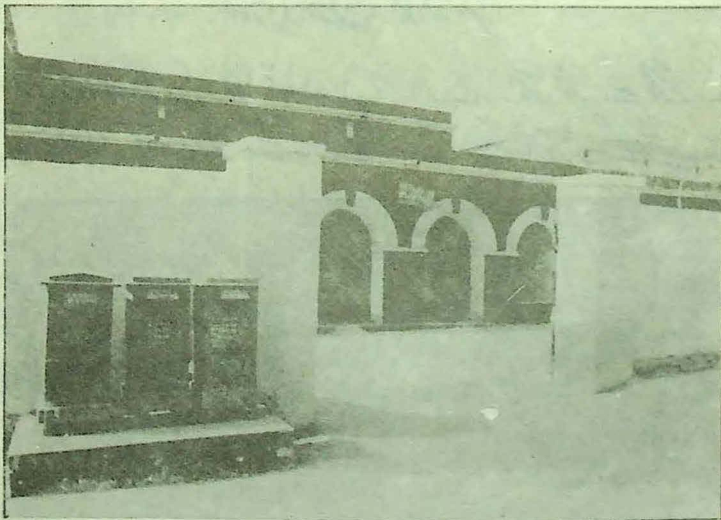
ایک دِن انور اپنے والِد کے ساتھ شہر گیا۔ وہ اُسے ایک ایسی جگہ

لے گئے جہاں لوگوں کی بہت آمد و رَفت تھی ۔ لوگ کھڑکی سے پوسٹ کارڈ اور لِفافے خَرید رہے تھے ۔

اَنور کے والِد نے بھی لِفافے اور کارڈ خَریدے اور وہیں ایک کارڈ لِکھ کر لال ڈِبّے میں ڈال دیا ۔

یہ سب کچھ دیکھ کر ، اَنور نے اَپنے والد سے پُوچھا " اَبّا جان ! یہ کون سی جگہ ہے ؟ آپ نے کارڈ اِس ڈِبّے میں کیوں ڈالا ؟

والِد : بیٹے ! یہ ڈاک خانہ ہے ۔ یہاں لِفافے اور کارڈ مِلتے ہیں ۔ یہ لال ڈِبّہ جس کو لیٹربکس بھی کہتے ہیں ، اِس میں کارڈ اور لفافے لِکھ کر ڈالے جاتے ہیں ۔ ڈاک خانے والے مُقرّرہ وقت پر ڈاک کو ڈِبّے سے نِکال کر اِن پر ڈاک کی مُہر لگا کر باہَر بھیج دیتے ہیں ۔



(ڈاک خانہ دادو)

ایسے لال ڈِبّے بڑے شہروں میں لوگوں کی سہولت کے لئے مختلف جگہوں پر لگے ہوئے ہیں ۔ ڈاک خانے کے ذریعے روپے اور دوسری چیزیں بھی بھیجی اور منگائی جا سکتی ہیں ۔ روپے منی آرڈر فارم کے ذریعے اور دیگر اشیاء پارسل کے ذریعے بھیجی اور منگائی جاتی ہیں۔ اس طرف جس عمارت پر بہت سے تار دکھائی دے رہے ہیں وہ تار گھر ہے ۔ اگر جلدی پیغام بھیجنا ہو تو زیادہ پیسے دینے پر وہ پیغام تار کے ذریعہ بھیجا جاتا ہے ۔ لوگ تار کے ذریعے روپے پیسے بھی بھیجتے ہیں.

ہمارے ضلعے دادو کے بڑے شہروں میں ڈاک خانے اور تار گھر دونوں ہیں لیکن گاؤں میں صرف ڈاک خانے ہی ہوتے ہیں ۔

ٹیلی فون کا دفتر

انور کا تار گھر دیکھا ہوا تھا وہ اپنے والد کے ساتھ شہر سے گذر رہا تھا. تو اُس نے ایک جگہ بہت سے تار لگے ہوئے دیکھے اور اُن کے قریب تاروں



(ٹیلیفون آفس دادو)



کا کھمبا دیکھا۔ اُس نے اپنے ابّا سے پوچھا "ابّا جان! کیا یہ بھی تار گھر ہے"؟

والد: نہیں بیٹے یہ تار گھر نہیں، بلکہ ٹیلی فُون کا دَفتر ہے۔ اَندر چَل کر دیکھو!
یہ ٹیلی فُون کا آلہ ہے۔ اِس کے دو مُنہ ہیں۔ دونوں طَرف سُوراخ ہیں۔
بات کرتے وقت اس کا ایک حِصّہ کان سے لگایا جاتا ہے۔ جِس سے آواز
سُننے میں آتی ہے۔ دُوسرا حِصّہ مُنہ کے قَریب رکھا جاتا ہے تاکہ بات کی
جا سکے۔ اِس کے ذَریعے بہت دُور دُور تک بات کی جا سکتی ہے۔

ٹیلی فُون کے ذَریعے اِسی طَرح بات ہوتی ہے جیسے آدمی ایک
دُوسرے کے آمنے سامنے بیٹھا ہوا بات کر رہا ہے۔"

ٹیلی فُون سے لوگوں کو بَڑے فائدے ہیں اِس وقت ہمارے ضِلع
کے ہر بڑے شَہر میں ٹیلی فُون کا اِنتظام ہے۔

نواں باب

ہمارے پیغمبر
حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام

اللہ تعالیٰ نے اِس دُنیا میں سب سے پہلے جس اِنسان کو پَیدا کیا وہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کے ساتھ بی بی حوّا کو بھی اِس دنیا میں بھیجا۔ اِن کی اَولاد ہُوئی اور اِس اولاد کے بیٹے اور بیٹیاں ہُوئیں۔ اِسی طرح حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کی نَسل بڑھتی رہی۔ جیسے جیسے آبادی بڑھتی گئی وَیسے وَیسے لوگ زمین پر دُور دُور آباد ہونے لگے۔ دُور رَہنے کی وجہ سے اِن کا رہن سہن بھی ایک دُوسرے سے مُختلف ہوگیا۔ اِن کی خوراک اور دُوسرے رَسم و رواج میں بھی فرق آتا گیا۔ رَفتہ رَفتہ اِن کی زبانیں بھی الگ الگ ہوگئیں۔ آگے چل کر اِن لوگوں نے اپنے لیے الگ مُلک بنا لیے۔ آج اِس زمین پر کروڑوں آدمی رہتے ہیں۔ یہ سب لوگ اَصل میں حضرت آدمؑ کی اَولاد ہیں۔

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام اس دُنیا میں پہلے اِنسان ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے پہلے پیغمبر بھی تھے۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام نے اپنی اولاد کو سیدھے رَاستے پر چلنے کا حُکم دیا اور بُرے کاموں سے روکا۔ اُنھوں نے یہ بھی

بتایا کہ ہر انسان کو خُدا کی عِبادت کرنی چاہیے اور اگر اُس سے کوئی غلطی ہو جائے تو اُس کے لیے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ بڑا مہربان اور گناہوں کو بخشنے والا ہے۔

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سے اَنبیائے کِرام بھیجے تاکہ وہ لوگوں کو نیکی اور سچائی کا راستہ دِکھائیں سب سے آخری نَبی ہمارے پیارے رسُول حضرت مُحمّد صَلّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسلّم ہیں۔

حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلام

حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلام جس قَوم میں پَیدا ہوئے وہ بُتوں کو پُوجتی تھی۔ سُورج، چاند اور تاروں کو بھی اَپنا خُدا سمجھتی تھی اور اُن کے خیالی بُت بَنا کر اُن کی عِبادت کرتی تھی

حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلام نَبی تھے وہ اپنی قَوم کی بَھلائی چاہتے تھے۔ اِسی لیے اُنھوں نے لوگوں سے کہا کہ بُتوں کی پُوجا مَت کرو، سُورج اور چاند کی بَندگی نہ کرو، کیوں کہ یہ تُمھارے خُدا نہیں ہیں۔ خُدا تو وہ ہے جِس نے اِن سب چیزوں کو پَیدا کیا ہے وہ جِس کو بچانا چاہے اُسے کوئی نہیں مار سکتا، اِس لیے کہ موت اور زِندگی کا مالِک خُدا ہے۔

لوگوں کو یہ بات پَسند نہ آئی اور اُنھوں نے اَپنے بادشاہ نمرُود سے فَریاد کی کہ "اِبراہیمؑ ہَمارے خُداؤں (بُتوں) کو جُھوٹا کہتے ہیں اور لوگوں کو اِن کی پُوجا سے روکتے ہیں"۔ نمرُود یہ سُنتے ہی غُصّے سے آگ بگُولا ہو گیا، اُس نے حُکم دیا کہ اِبراہیمؑ کو آگ میں جَلا دیا جائے۔ بس حُکم کی دیر تھی کہ ایک بڑا اَلاؤ روشن کیا گیا۔ نمرود کے آدمیوں نے حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلام

کو اُٹھا کر آگ میں پھینک دیا۔ اور یہ سمجھے کہ اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلام جَل کر خاک ہو جائیں گے۔ لیکن خُدا بڑی قُدرت کا مالِک ہے، اس کی مہربانی سے آگ بجُھ گئی اور حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلام سلامت رہے۔

اللہ کی راہ میں یہ اُن کی پہلی قُربانی تھی۔

حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے ایک بیٹے کا نام حضرت اِسماعِیل عَلَیْہِ السَّلام تھا۔ آپ کو اِس بیٹے سے بڑی مُحبّت تھی۔ ایک رات حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلام کو خواب میں بَشارت ہوئی کہ "اپنے پیارے بیٹے اِسماعِیل عَلَیْہِ السَّلام کو خُدا کی راہ میں قُربان کر دو۔"

باپ نے بیٹے کو خواب کی بات بتائی۔ فرماں بَردار بیٹا اللہ کی راہ میں قُربان ہونے کے لیے تیّار ہو گیا۔ جب اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلام اپنے بیٹے اِسماعِیل عَلَیْہِ السَّلام کو ذَبح کرنے لگے تو خُدا کا حُکم آیا کہ "اے اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلام تُم نے اپنا خَواب سچ کر دِکھایا، تُم بھی سچّے ہو اور تُمھارا بیٹا بھی سچّوں میں سے ہے۔ اَب اپنے ہاتھ کو روک لو، اپنے پیارے اور فرماں بَردار بیٹے کے بَدلے میں دُنبے کی قُربانی دو۔"

ہم ہر سال خُدا کی راہ میں کچھ حَلال جَانوروں کی قُربانی دے کر حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلام کی اِس قُربانی کی یاد مَناتے ہیں۔ اُس دِن کو قُربانی کی عید یا عِیدُ الاَضحٰی کہتے ہیں۔

حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے اپنے بیٹے حضرت اِسماعِیل عَلَیْہِ السَّلام کے ساتھ مِل کر کعبۃُ اللہ یعنی اللہ کا گھر بنایا۔

اللہ نے حُکم دیا کہ "سب لوگ اِس گھر کی طَرف مُنہ کر کے عِبادت

کریں۔ یہ رحمت اور نجات کا گھر ہے۔" اسی وجہ سے تمام مسلمان کعبے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ لاکھوں مسلمان ہر سال خانہ کعبہ کی زیارت کے لیے جاتے ہیں، اسے "حج بیت اللہ" کہتے ہیں۔

حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلام

حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلام مصر میں پیدا ہوئے۔ اِن دِنوں وہاں کا بادشاہ فرعون تھا۔ فرعون بڑا ظالم بادشاہ تھا جسے نجومیوں نے بتایا تھا کہ "بنی اسرائیل میں ایک بچّہ پیدا ہوگا جو تیری بادشاہت کو ختم کردے گا۔" اسی ڈر سے بنی اسرائیل میں جو لڑکا بھی پیدا ہوتا وہ فرعون کے حکم سے مار دیا جاتا۔ جب حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلام پیدا ہوئے تو اُن کی ماں بہت پریشان ہوئیں اور اُنھوں نے حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلام کو ایک صندوق میں بند کرکے دریائے نیل میں بہا دیا۔ خدا کی قدرت کہ وہ صندوق فرعون کی بیوی کے ہاتھ آیا جس نے بڑے لاڈ اور پیار سے حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلام کو اپنے محل میں پال پوس کر بڑا کیا۔

حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلام نبی تھے۔ اُن کو فرعون کا ظلم بالکل پسند نہ آیا۔ جس کی وجہ سے فرعون نے حضرت موسیٰؑ کو قتل کرانے کا ارادہ کیا۔ حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلام مصر سے نکل کر مدین جا پہنچے۔ کچھ عرصہ وہاں رہ کر دوبارہ مصر آگئے۔ مصر میں حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو ہدایت کرتے ہوئے کہا:

"ایک رب کی عبادت کرو اور اُسی سے ڈرو، ظلم کا مقابلہ کرو

اور کسی ظالم سے نہ ڈرو۔"

فرعون اور اُس کے وزیر ہامان کو یہ باتیں بالکل پسند نہ آئیں اور اُنھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی قوم پر پہلے سے بھی زیادہ ظلم ڈھانے شروع کیے۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے مجبور ہوکر اپنی قوم کو مصر چھوڑنے کا مشورہ دیا۔ پوری قوم اُن کے ساتھ دریائے نیل کو عبور کرکے صحیح سلامت دوسرے کنارے پر پہنچ گئی۔ فرعون نے بھی اپنا زبردست لشکر لے کر اُن کا پیچھا کیا۔ لیکن اپنے لشکر سمیت دریائے نیل میں غرق ہوگیا۔ اِس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے کوہِ طور پر جاکر دُعا مانگی اور اپنی قوم کی نجات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کتاب نازل ہوئی اُسے "توریت" کہتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آج سے تقریباً دو ہزار سال پہلے بنی اسرائیل قوم میں پیدا ہوئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام بچپن ہی سے نیک اور سچے تھے، اُن کی قوم بہت زیادہ خرابیوں میں مبتلا تھی۔ وہ اپنی قوم کو برائیوں سے بچانے کے لیے لوگوں سے کہتے تھے "جو تم سے دشمنی کرے تم اُس سے نیکی کرو، جو تمھیں تکلیف پہنچائے تم اُس کی بھلائی کے لیے دُعا مانگو۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے قوم کی اِصلاح کا کام غریبوں سے شروع

کیا۔ ایک بار وہ خود دھوبی گھاٹ گئے اور دھوبیوں سے کہا کہ "تم دُوسروں کے کپڑوں کی گندگی اور میل کچیل تو ہر روز صاف کرتے ہو لیکن کبھی اپنے دِل کے میل کچیل کو بھی صاف کیا ہے؟"

اس کے بعد آپ ایک تالاب پر گئے جہاں مچھیرے مچھلیاں پکڑ رہے تھے۔ آپ نے اُن کو ہدایت کی کہ "یہ دُنیا مچھلی کے جال کی طرح ہے۔ اپنے آپ کو اِس میں پھنسنے سے بچاؤ، اور گناہوں سے دُوری اِختیار کرو۔"

ایک مرتبہ حضرت عِیسٰی عَلَیْہِ السَّلام نے لوگوں سے فرمایا کہ "کوئی شخص اپنے بھائی کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراض نہ ہو۔ سب کو اپنے پڑوسیوں سے محبّت کرنی چاہیے اور اپنے دشمنوں سے بھی اچھا برتاؤ کرنا چاہیے۔"

حضرت عِیسٰی عَلَیْہِ السَّلام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کِتاب نازِل ہوئی اُسے "اِنجیل" کہتے ہیں۔

حضرت مُحمّد مُصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

حضرت مُحمّد مُصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مکّہ مُعظّمہ کے قُریش قبیلے میں پیدا ہوئے۔ آپؐ کے والد کا نام عَبد اللہ تھا۔ بچپن سے ہی آپؐ نہایت نیک، سچّے اور ایمان دار تھے، اِس لیے مکّہ کے لوگ آپؐ کو "اَمین" کہا کرتے تھے۔ اُس زمانے میں عَرب بُتوں کی پُوجا کرتے تھے اور بہت سے گناہوں کے کام کیا کرتے تھے۔

آپؐ کی نیکی اور اِیمان داری دیکھ کر مکّے کی ایک نیک اور مالدار خاتون حضرت خدیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنْہا نے آپؐ سے شادی کی۔

اُس وقت آپؐ کی عُمر پچیس سال تھی۔

جب آپؐ چالیس سال کے ہُوئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کو نبوّت عطا کی گئی۔ اِس طرح اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو آخری نبی بنایا۔ اس کے بعد آپؐ نے لوگوں کو اِسلام کی دعوت دینی شروع کی۔ جس پر مکّے کے کافر آپؐ سے ناراض ہو گئے۔ اِس وجہ سے آپؐ کو اور دُوسرے مُسلمانوں کو بہُت تکلیفیں دی گئیں۔ آخر نبوّت کے تیرہویں سال آپؐ مکّے سے ہجرت کر کے مدینہ منوّرہ چلے گئے۔ ہجری سال اُسی وقت سے شروع ہُوا۔ مدینہ منوّرہ پہنچنے کے بعد آپؐ کی کافروں سے کئی جنگیں ہوئیں اور آخر کار فتح اِسلام کی ہوئی۔

آن حضرت محمّد مُصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ "ایک اللہ کی عبادت کرو۔ ماں باپ کی عزّت کرو۔ اپنے سے بڑوں کا ادب کرو اور چھوٹوں سے شفقت سے پیش آؤ۔ محلّے والوں سے اچھا سلوک کرو۔ جھُوٹ نہ بولو۔ غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو اور بھُوکوں کو کھانا کھلاؤ۔"

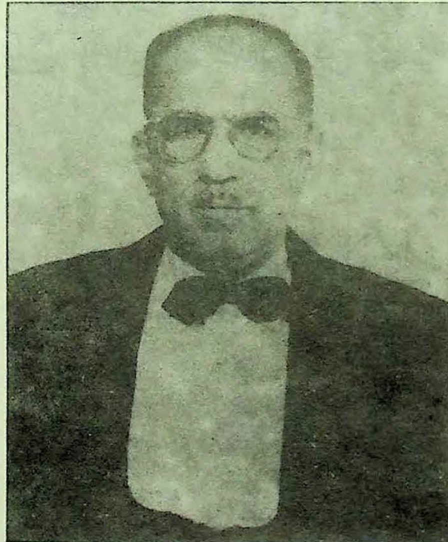
ہمارے رسول اکرم صَلَّی اللہُ علیہ و آلِہٖ وَسَلَّم پر جو کتاب نازِل ہوئی اُس کا نام "قرآن مجید" ہے۔

دسواں باب

ضلعے کی اہم شخصیت

علّامہ دَاؤُد پوتہ

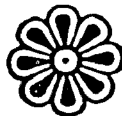
عَلّامہ دَاؤُد پوتہ کا نام عُمر اور والد کا نام مُحمّد تھا۔ وہ ۱۸۹۶ء میں ٹلٹی گاؤں میں پیدا ہوئے تھے۔ پرائمری تعلیم اَپنے گاؤں میں پائی۔ انگریزی تعلیم لاڑکانہ، نوشہرہ فیروز اور کراچی میں حاصِل کی۔ میٹرک کے



امتحان میں وہ صُوبے بھر میں اوّل آئے۔ ۱۹۲۱ء میں بی۔ اے اور ۱۹۲۳ء میں ایم۔ اے پاس کر کے ولایت پڑھنے چلے گئے۔ واپس آکر کراچی میں سندھ مدرسۃُ الاِسلام کے پرنسپل مُقرر ہوئے۔ اُنھوں نے وہاں بہت سے غریب اور ہونہار طالِب عِلموں کی مَدد کی۔

۱۹۳۲ء کے قریب عَلاّمہ دَاؤُد پوتہ بمبئی کے ایک کالج میں اُستاد مقرّر ہوئے کچھ زمانے کے بعد وہ وہاں سے لوٹ آئے اور صُوبہ سِندھ کے محکمۂ تعلیم میں ڈائرکٹر مُقرّر ہُوئے۔ اُنھوں نے تعلیم کے فَروغ کے لیے بہت کوشش کی، بہت سے پرائمری اور سکنڈری اِسکول کُھلوائے۔ غریب اور ہوشیار طالِب عِلموں کے وَظیفے مُقرّر کیے۔

اُنھوں نے اپنی زندگی میں سَخت محنت اور ایمانداری سے کام کیا۔ اُنھوں نے انگریزی، سِندھی، فارسی اور عربی زبان میں کئی کتابیں لکھی ہیں۔ اِس نیک اِنسان نے ۱۹۵۸ء میں وَفات پائی۔



تیار کردہ : سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو سندھ
منظور شدہ
محکمۂ تعلیم حکومت سندھ بطور واحد ٹیکسٹ بک برائے مدارس
ضلع دادو

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد کشورِ حسین شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالی شان ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام قوتِ اخوتِ عوام
قوم، ملک، سلطنت پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مراد

پرچم ستارہ و ہلال رہبرِ ترقی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال جانِ استقبال
سایۂ خدائے ذوالجلال

Publisher/Printer Code No: S.T.B. 133

قیمت	تعداد اشاعت	ایڈیشن نمبر	تاریخ اشاعت
8/-	5,000	اوّل	جولائی 1992